مفاتیح الغیب

مُصنّفہ

حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ

[redacted]

مُترجمہ

حکیم حاجی قاضی سیّد محمد کرم حسینؒ

سلسلہ مطبوعات طبّی اکاڈمی ع۷

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَفَاءَلْتُ بِکَلَامِکَ الْقَدِیْمِ فَاَرِنِیْ مَا ھُوَ الْمَکْنُوْنُ ۝

اے اللہ میں فال لیتا ہوں تیرے کلامِ قدیم سے پس دِکھلا مجھ کو جو امر پوشیدہ ہے

دِل کا حال بتلانے والی کتاب

مفاتیح الغیب

(فال نامہ قرآن مجید)

مُصنّفہ

امام المشارق والمغارب حضرت امام جعفر صادق
سَلَامُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَاَعْلَی اللّٰہُ مَقَامَہٗ

مترجمہ

حکیم حاجی قاضی سید محمد کرم حسین چشتی قادری ابوالعلائی ادریسی (دکنی)
مصنف کتب طبّیہ و مذہبیہ۔ تجارہ ریاست الور

اشاعت اول	——
اشاعت دوم	۱۹۳۱ء
اشاعت سوم	۱۹۷۰ء

تعداد	۱۰۰۰
طباعت	الجمعیتہ پریس دہلی
اشاعت	طبی اکاڈمی
قیمت	ایک روپیہ۔ پچاس پیسے

پتہ	دواخانہ شفاء الامراض جہانگیرآباد ـــ بھوپال

انتساب

بصد احترام و ادب اس ناچیز سعی
کو بزرگِ خاندان عموی قبلہ
محمد یٰسین صاحب برنی مدظلہ
کی خدمت میں پیش کرنے کی
سعادت حاصل کرتا ہوں۔

ظل الرحمٰن

جدول احوال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

ابن حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

نام	جعفر	صاحبزادیاں	فاطمہ، ام فروہ، اسمار
لقب	صادق	مدت خلافت	۳۴ سال
کنیت	ابو عبداللہ	مدت عمر	۶۵ سال
والدہ	اُم فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق ام فروہ بنت اسمار بنت عبدالرحمن بن ابو بکر صدیق	سبب وفات	منصور کے حکم سے زہر دیا گیا۔
مقام پیدائش	مدینہ منورہ	روز وفات	دوشنبہ
روز پیدائش	دوشنبہ	ماہ وفات	نصف رجب
ماہ پیدائش	۱۷ ربیع الاول	سن وفات	۱۴۸ھ
سن پیدائش	۸۳ھ	مقام وفات	مدینہ منورہ
ملک وقت پیدائش	عبدالملک بن مروان	جائے مزار	جنت البقیع
نقش نگین	اللہ خالق کل شئ	ملک وقت وفات	ابو جعفر منصور عباسی
عدد ازواج	دو	ایام زیارت	ہمہ وقت خصوصاً چہار شنبہ اور اس کی شب اور روز وفات
صاحبزادے	موسیٰ، اسماعیل، اسحاق، محمد، عباس، علی، عبداللہ	خادم خاص	مفضل بن عمر

تذکرہ مترجم

حکیم سید ظل الرحمٰن

حکیم حاجی قاضی سید محمد کرم حسین صاحبؒ ۱۲۸۷ھ / ۱۸۷۰ء میں تجارہ ریاست الور میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام بلند اختر تھا۔ ساکرس ضلع گڑگانواں کے خاندان سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے اجداد کو سلطان علاءالدین خلجی (۱۲۹۶-۱۳۱۶ء) قلعہ رنتھنبور کی فتح ۷۰۱ھ / ۱۳۰۱ء کے بعد ساکرس کی قضاۃ عطا کی تھی۔ گردش بخت و زمانہ اس تاریخی خاندان کے ہونہار فرزند نے جب آنکھیں کھولیں تو اس وقت خاندانی نام و روایات اور خاندانی عزت و وقار کے سوا گھر میں کچھ نہ تھا۔ ابھی آپ عمر کی نویں منزل ہی میں تھے کہ ۲۵ رمضان ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء کو ۶۹ سال کی عمر میں آپ کے والد قاضی سید امداد علی ابن محمد اشرف ابن محمد رفیع ابن محمد زماں ابن قاضی حیات اللہ ابن قاضی عنایت اللہ کا انتقال ہوگیا۔ ایک فرض شناس و باہمت نوجوان کی طرح آپ نے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کیا اور پورے عزم و حوصلہ سے زندگی کی تگ و دو کے مقابلہ کے لئے تیار ہوگئے۔ قصبہ ساکرس کی قضاۃ جو سینکڑوں سال سے ورثہ میں چلی آرہی تھی۔ اس پر آپ قانع نہیں ہو سکے اور کم عمری ہی میں اپنے وقت کے مشہور طبیب حکیم محمد حسن حاذق میرٹھی کی خدمت میں تحصیل طب کے لئے میرٹھ پہنچے۔ قیافہ شناس اور لائق استاد نے چہرہ پر ذکاوت و ذہانت کے آثار ابھرے پائے اور کمال

ہمدردی سے گلے لگایا۔ آپ نے میرٹھ میں مسلسل دس سال قیام کرکے حکیم محمد حسن صاحب سے طبی درسیات کی تکمیل کی اور فنی رموز و نکات کو سمجھا۔ مطب و نسخہ نویسی کی تعلیم حکیم بلدیو سہائے میرٹھی تلمیذ خاص احترام الدولہ عمدۃ الحکماء و معتمد الملک حکیم محمد احسن اللہ خاں ثابت جنگ طبیب خاص و وزیر اعظم سلطنت مغلیہ (متوفی ستمبر ۱۸۷۳ء) سے حاصل کی۔ یہ حکیم بلدیو سہائے حکیم محمد حسن حاذق میرٹھی کے بھی استاد تھے۔ میرٹھ کے زمانۂ قیام ہی میں حکیم کرم حسین صاحب نے متعدد علمی کام انجام دیے۔ قرابادین اعظم کے اردو ترجمہ میں حکیم محمد حسن صاحب کی اعانت کی۔ اس کے دیباچہ میں انھوں نے لکھا ہے۔ "باصرار شفیق و مہربان مجمع خوبیہائے بیکراں گوہر درج فضل و کمال فرخندہ سیرت یوسف جمال مقبول دارین جناب قاضی حکیم سید محمد کرم حسین صاحب ناطق تخلص رئیس تجارہ متعلقہ ریاست الور سن تیرہ سو گیارہ ہجری نبوی صلعم (مطابق ۱۸۹۳ء) میں زبان فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا۔" توضیح الادویہ، تفارق الامراض و تفارق الادویہ، طبی خالق باری، ترجمہ نسرائی اور استاد کی دوسری کتابوں کی تالیف و ترجمہ میں شریک رہے $\frac{۱۳۰۷ھ}{۱۸۸۹ء}$ میں مطبع گلزار محمدی سے ایک قرآن شریف آپ کے تصدیقی دستخط سے شائع ہوا۔ ۱۸۹۴ء میں میرٹھ سے واپس آکر آپ نے تجارہ ریاست الور میں دواخانہ شفاء الامراض کی بنیاد رکھی، جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مقام حاصل کیا کہ حکومت کو اس کی ترقی و کام کی زیادتی کی وجہ سے دواخانہ میں ایک پوسٹ آفس کھولنا پڑا۔ یہ بات ہندوستان کے کم اداروں کو حاصل ہے اور اس زمانہ میں تو ایک بالکل نئی اور اہم بات تھی۔ جنوری ۱۹۲۷ء میں ایک ماہانہ رسالہ "مسیحائے زماں" جاری کیا جو ۱۹۴۶ء تک شائع ہوتا رہا۔ آپ کی تصانیف و کارناموں نے دنیائے طب پر وہ لازوال نقوش ثبت کئے ہیں جو رفتہ رفتہ ابھر کر مختلف رنگوں سے رنگے ہوئے جلوہ

جہاں آرا ہو رہے ہیں۔ آپ کی متعدد طبی و مذہبی کتابیں ہیں، جن میں کیمیائے عشرت، الحب من مومنی، تسخیرِ خلائق، حرزِ مرتضوی، درودِ مستغاث، سورہ یٰسین، چہل کاف، رسالہ معراج المومنین، مفاتیح الغیب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

نام و نمود اور عزت و شہرت کے کبھی خواہاں نہیں ہوئے۔ لیکن اساتذہ و مشاہیرِ فن کی صحبت و یکجائی ہمیشہ حاصل رہی۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے جب ترقی و احیاءِ طب کی خاطر آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس قائم کی تو اپنے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے صوبہ راجپوتانہ سے حکیم کرم حسین صاحب کو منتخب فرمایا اور اسٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر مقرر کیا۔ کانفرنس کے کاموں سے آپ بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ لیکن مسیح الملکؒ کے انتقال کے بعد اطباء کے باہمی اختلافات و ہنگاموں سے طبیعت ایسی اکتائی کہ پھر کبھی کسی جلسہ یا کانفرنس میں شرکت نہیں کی۔ چنانچہ ہمیشہ آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس پٹیالہ و لاہور وغیرہ نے شرکت کے لئے مجبور کیا، اسی طرح راولپنڈی سے طبِ یونانی کی ترقی و بقا کی اسکیم اور اعلیٰ پیمانہ پر دواخانہ کے قیام کی سرپرستی، انجمن طبیبیہ جے پور اور یونانی اینڈ ہومیوپیتھک مجلس اجمیر کی سرپرستی کے لئے مجبور کیا گیا لیکن قبول نہیں کیا اور خاموشی و سکون کے ساتھ فن کی خدمت کرتے ہوئے زندگی گزار دی۔

راستی و پاکبازی، تواضع و انکساری، نیک نفسی و استغنا آپ کے مسلک میں داخل تھا۔ بہت نازک مزاج اور حساس واقع ہوئے تھے، تصنع و بناوٹ سے دِلی نفرت تھی۔ آپ کی خودداری کو اس خود پسندی سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا جو علم و مرتبہ اور عزت و ثروت کے زعم سے پیدا ہو جاتی ہے بلکہ اس میں آپ کی پاک بینی، پاک نفسی اور پاک کرداری کو دخل تھا، غرور و نخوت کی آمیزش نہ تھی۔ ان صفات کے ساتھ ہی مسلکِ تصوف کی پوری پوری پیروی، صبر و توکل، رضا و تسلیم اور ذکر و فکر نے آپ کو ایک عارف کے مرتبہ پر پہنچا دیا تھا۔ سیرت

وکردار کے یہ وہ جوہر تھے جن سے انسانیت میں جمالیاتی شان پیدا ہوتی ہے اور انسانی شرف وجوہ کے لئے انہی کو معیار بنایا جاسکتا ہے۔

تصوّف سے آپ کے خاندان کو خاص تعلق رہا ہے، آپ کے اجداد میں حضرت میر عماد الدین اور حضرت میر برہان الدین سلطان علاؤالدین خلجی کے عہد میں مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کے والد قاضی سید امداد علی بہت متقی، پرہیزگار اور نقشبندیہ سلسلے میں بیعت تھے

حضرت عادل شاہ خاں صاحبؒ خلیفہ حضرت امام علیؒ کے خصوصی مریدوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ حضرت امام علیؒ کے ایک مرید محمد عبدالکریم نے ان الفاظ کے ساتھ ان کی خدمت میں شجرہ پیش کیا ہے "شجرہ ہذا بپاس خاطر قاضی امداد علی صاحبؒ یکے از مریدان ومرید خاص عادل شاہ خانصاحب ..... مرحوم از دست بندہ محمد عبدالکریم خاں عفی عنہٗ نقشبندی یکے از غلامان غلام خاص بارگاہ صمدیت بروز ...... ربیع الثانی ۱۲۰۲ھ"

قاضی امداد علی صاحب، کا پہلا نکاح بی بی عجب دولت دختر میاں محمد یار و نواسی حضرت شاہ ابوالغیثؒ سے ہوا تھا۔ پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان کے انتقال کے بعد دوسرا عقد فیاض النساء دختر حسین الدین متوفی ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء در حیدرآباد سے کیا جن کے بطن سے ایک صاحبزادہ کرم حسین اور ایک صاحبزادی الوری بیگم (تولد ہوئیں)

حضرت شاہ ابوالغیث صاحب بہت عالی مرتبت بزرگ تھے اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی نواسی ہی ان کی وارث قرار پائیں۔ چنانچہ قاضی سید امداد علی صاحب کے حصہ میں اس رشتہ دامادی کی وجہ سے ایک کوٹھا اور رواق (رتاخ) جو لبفا والے کوٹھے اور دوگنی کے درمیان واقع ہے بطور ورثہ رہا۔ حضرت شاہ ابوالغیثؒ کے مزار کے خرچہ کے لئے چار روپیہ ماہوار ریاست الور کی طرف سے قاضی امداد علی صاحب کو ملتے تھے اصل میں یہ روپے ایک مسلمان ریاست کی طرف سے مقرر تھے جو مرہٹہ گردی میں ختم ہوگئی۔

مرہٹوں نے جب حملہ کیا تو نواب کا نمائندہ میاں محمد یونس صاحب رح جد میاں سلام اللہ شاہ صاحبؒ کے پاس آیا اور ان سے دعاء و عمل کا خواستگار ہوا انھوں نے شدید اصرار پر عمل سورہ "اِنَّا اَعْطَیْنَا" بتایا وہ شروع بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ریاست ختم ہو گئی[1]۔ چونکہ پروانہ خرچ مزار قبضہ میں تھا اس لئے بعد میں بھی اس کی بحالی رہی۔ حضرت شاہ ابوالغیث رح کا پختہ مزار بازار تجارہ کے راستہ کے اختتام پر متصل ہدنی شیبہ واقع ہے۔ قاضی امداد علی صاحب ہر جمعرات کو شاہ ابوالغیث رح کے مزار پر تشریف لیجاتے تھے اور انتظام ضروری متعلقہ مزار و فاتحہ خوانی انجام دیتے تھے۔ حکیم کرم حسین صاحب کے ہمشیرہ زادہ عمومی قبلہ محمد یٰسین صاحب مدظلہ

---

[1] یہ واقعہ ۱۲۰۴ھ / ۶۱۷۸۹ کا ہے۔ ۱۲۰۴ھ تک نجف قلی خاں کی تجارہ میں عملداری رہی۔ اسی سن میں اسمٰعیل خاں و غلام قادر روہیلہ نے اتفاق کر کے بادشاہ کی آنکھیں نکالیں اور قلعہ کو لوٹ کر تباہ کر دیا۔ مادھو راؤ سیندھیا فوج لیکر بادشاہ کی مدد کو آیا اور اسمٰعیل خاں سے آشتی کر کے ملک مقبوضہ نجف قلی خاں اس کو لکھ دیا۔ اسمٰعیل خاں ریواڑی آیا اور نجف قلی خاں سے سرگرم کارزار ہوا۔ کچھ عرصہ نجف قلی خاں محصور رہا۔ بالآخر کچھ ملک دے کر اسمٰعیل خاں سے صلح کر لی۔

مادھو راؤ سندھیا نے اسمٰعیل خاں کے تنبیہ کے واسطے فوج طلب کی ۱۲۰۴ھ / ۶۱۷۸۹ میں اسکی آمد کی خبر پاکر اسمٰعیل خاں پابند فکر و تردد ہوا، فوجِ اسمٰعیل خاں میں ہلچل پڑ گئی۔ میر منوم صاحب (نمائندہ) اسمٰعیل خاں نے واسطے رفع شر فوجِ مرہٹہ کے چند اشخاص سے کہ منجملہ اُن کے میاں محمد یونس صاحب دادا میاں سلام اللہ صاحب بھی تھے یہ سیفی شروع کرائی "اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ" فوج مرہٹہ ابتر ابتر ابتر "مشیتِ ایزدی اسمٰعیل خاں کو شکست ہو گئی اور ۱۲۰۵ھ / ۶۱۷۹۰ میں تجارہ میں مرہٹوں کی عملداری ہو گئی۔

(ارژنگ تجارہ صفحہ ۵)

کا بیان ہے کہ "مجھے میری والدہ محترمہ مرحومہ (انوری بیگم دختر قاضی امداد علی صاحب) نے تجارہ میں سُنایا تھا کہ ایک مرتبہ کوئی ضعیف العمر خاتون مکان پر آئیں اور بہت غور سے والدہ مرحومہ کو دیکھنے لگیں۔ والدہ نے استفسار کیا جواب دیا کہ ایک صاحب حضرت میاں ابوالغیث رح کے مزار پر آیا کرتے تھے ان کی شباہت تم میں بہت ہے۔ والدہ نے ان سے کہا وہ میرے والد تھے جو وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔"

حضرت میاں محمد سلام اللہ شاہ رح متوفی ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء متوطن تجارہ سلسلہ ابوالعلائی کے اپنے وقت کے زبردست بزرگ تھے اور ایک بلند خانوادہ عالیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس خانوادہ کے سبھی بزرگ مصدرِ رشد و ہدایت اور غواص بحرِ طریقت تھے۔ حکیم کرم حسین صاحب نے حضرت میاں سلام اللہ شاہ رح سے شرفِ بیعت حاصل کیا اور دستارِ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت کو آپ سے غیر معمولی تعلق اور انس تھا، کمال شفقت فرماتے تھے، اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو گود لیکر اپنا جانشین بھی بنانا چاہتے تھے۔ ان کا سلسلہ اس طرح ہے۔ حضرت میاں محمد سلام اللہ شاہ رح ابن حضرت شاہ محمد روح اللہ (متوفی ۶ صفر ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء) ابن حضرت شاہ محمد یحییٰ (متولد دوشنبہ ۱۱ صفر ؟) شاہ محمد یحییٰ کے برادر گرامی حضرت شاہ محمد احمد عرف شاہ محمد یونس متولد ۲۵ رشوال ۱۱۷۷ھ / ۱۷۶۳ء متوفی ۱۳ ر ذی الحج ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء مسندِ سجادگی پر فائز تھے اور حضرت شاہ محمد روح اللہ کو اپنے عم محترم سے جانشینی ملی تھی) ابن اسرارِ غیب حضرت شاہ محمد شعیب رح متولد ۱۰ ر رمضان ۱۱۳۸ھ / ۱۷۲۵ء متوفی ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۱۱ھ / ۱۷۹۶ء د شیخ المشائخ حضرت شاہ غلام نبی ۲۱ رمضان ۱۱۵۷ھ / ۱۷۴۴ء فیروز پور جھرکہ د شیخ المشائخ حضرت شاہ مل محمد کوٹ قاسمی المعروف لاڈخاں د شیخ المشائخ حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء اکبرآبادی رح۔

حضرت شاہ محمد شعیب رح سے تجارہ میں سجادگی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور بھیتہ محلہ قاضی واڑہ میں خانقاہ شعیبیہ قائم ہوئی۔ صدر دروازہ پر خانقاہ شعیبیہ تجارہ ۱۱۵۴ھ / ۱۷۴۱ء لکھا ہوا ہے۔ شاہ محمد شعیب رح کے دادا علی محمد بن علی اکبر بن عبدالسلام بن محمد مراد نرخی نے

نے تجارہ میں محلّہ قاضی واڑہ میں ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۴ء میں چھتہ بنوایا تھا۔ نواب خان زماں بہادر کے عہد میں خدمت کوٹوڑگیری وغیرہ دارالخلافہ کی اُن سے متعلق تھی۔ بہت صاحبِ اقبال شخص تھے۔ قاضی عبدالباقی صاحب نے اُنھی کے زمانہ میں محلہ قاضی واڑہ کے عالی شان بلند دروازے درست کرائے تھے۔ علی محمد صاحب کوٹوڑی کے بڑے صاحبزادے عبدالواحد صاحب کا ساکرس میں بی بی اللہ رکھی دختر ابومسلم سے نکاح ہوا

لہ راقم الحروف کے حقیقی نانا قاضی خلیل الدین صاحب (متوفی دوشنبہ اجمادی الثانی ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء) قاضی عبدالباقی صاحب کی آٹھویں پشت میں تھے سلسلہ نسب اس طرح ہے قاضی خلیل الدین ابن قاضی فیاض الدین ابن قاضی غلام محی الدین ابن قاضی نجیب الدین ابن قاضی محمد امان ابن قاضی محمد ماہ ابن قاضی بدرالدین ابن قاضی غلام محی الدین ابن قاضی عبدالباقی ابن قاضی محمد ابراہیم۔

قاضی عبدالباقی صاحب بہت صاحب اقتدار و ریاست تھے اور علم و فضل میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ انھوں نے ہی تجارہ میں باغات اور حویلیوں کی تعمیر کرائی اور محلّہ کے عالیشان دروازے بنوائے۔ اپنے بیٹے قاضی غلام محی الدین کی شادی میں ہانڈی شیرینی تمام مضافات میوات میں تقسیم کی۔ اسی طرح اپنے والد قاضی محمد ابراہیم صاحب کی فاتحہ خوانی بھی نہایت اہتمام سے کی۔ قاضی محمد ابراہیم صاحب نے ۲۵ محرم ۱۰۷۶ھ/۱۶۶۵ء میں وفات پائی تھی۔ قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

چو قاضی ابراہیم شریعت پناہ	گزشتہ زعام خداوند ماہ
خرد گفت تاریخ فوتش بگو	الف دادعین از محرم بماہ

قاضی عبدالباقی صاحب شہنشاہ ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے حضور میں حاضر رہتے تھے۔ شہنشاہ ان کے علم و فضل سے بہت خوش تھا، اس نے ان کو مضافاتِ

بقیہ صفحہ ۱۰ پر

اُن سے شاہ محمد شعیبؒ پیدا ہوئے۔ قطعۂ تاریخ ولادت ؎

چہ گویم حالتِ جسمِ عناصر — رود ایں آب و خاک و آتش و باد
بخاطر رفت تا تاریخِ ولادت — بگوید تا کند خرم کسے باد
شبِ ہشت و دوئم در شہر رمضان — فقیر آمد بجون حسرت آباد

۱۱۳۸ھ

میاں محمد شعیبؒ نے سترہ سال کی عمر میں حضرت شاہ غلام نبی[1] (فیروز پور جھرکہ) سے بیعت کی۔ میاں صاحبؒ کے والد شیخ عبدالواحد کا وصال ۳ جمادی الاول ۱۱۴۱ھ/۱۷۲۸ء اور والدہ کا انتقال جمعہ ۷ رجب ۱۱۸۲ھ/۱۷۶۸ء میں ہوا۔ حکیم کرم حسین صاحب کو میاں محمد شعیبؒ سے روحانی وابستگی کے ساتھ ہی خاندانی قرابت بھی حاصل تھی اور صرف یہی ایک رشتہ نہیں تھا کہ میاں صاحب کی والدہ ساکرس کی تھیں۔ بلکہ میاں محمد شعیب ولد عبدالواحد ولد

بقیہ صہ ۹ تجارہ پر اختیار دیا تھا کہ وہ جس کو اہل قرار پائیں اس کا عہدہ قضاۃ پر تقرر کریں ہمارے سامنے امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ عین جوانی میں ۳۰ جمادی الاول ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۱ء میں انتقال ہوا۔ قطعہ تاریخ وفات ہے

بزرگ زماں قاضی عصر بود — زمیدان ایں گوئی نیکی ربود۔
ز مرگش جہاں دیدہ پرخوں شدہ — فلک دست افسوس بر سینہ سود
چو تاریخ فوتش بجستم ز دل — بگفتہ شنو گو خدا دوست بود

[1] حضرت شاہ غلام نبی کا ایک منظوم قلمی رسالہ "پند نامہ" جو میاں محمد شعیبؒ کے خاندان سے متعلق دوسرے قلمی رسائل کے ساتھ مجلد ہے، راقم کو جد محترم کے ذخیرہ میں ملا ہے۔ اس کے آخر میں یہ عبارت درج ہے "پند نامہ عشق انگیز کہ مناسب احوال زمرۂ عشاق است بفضل احص شمع افروز بزم حسن و عشق کہ ہر دم مستنیر انوار خورشید حقیقت اند بتاریخ دوئم ربیع الثانی سنہ یکہزار و یک صدی و نود و یک ہجری باتمام رسید من تصنیف خلیفہ غلام نبی ساکن ریواڑی کہ مرد قابل بودند"

علی محمد ولد علی اکبرؒ کے دادا علی محمد کے حقیقی بھائی علی اصغر کی دختر ماہ بی بی کا نکاح محمد سعید ولد حسین محمد سے ہوا تھا اور ان کی صاحبزادی فضل النساء (دختر محمد سعید) کی شادی حکیم کرم حسین صاحب کے پردادا قاضی محمد رفیع[1] (متوفی ۱۸ ربیع الاول ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء) سے ہوئی تھی جن سے دو بیٹے محمد اشرف (دادا حکیم کرم حسین صاحب) و شمس الدین اور ایک دختر خاندولت پیدا ہوئیں۔ خاندولت میاں محمد یونس شاہ رحؒ سے منسوب تھیں لیکن شادی سے قبل ہی اُن کا انتقال ہو گیا۔ محمد یونسؒ تحریر فرماتے ہیں

"محمد سعید بہ مسماۃ ماہ بی بی بنتِ علی اصغر ولد علی اکبر کہ برادر میانہ جدّ ما است کتخدائی نمودہ از وے دو پسر رحم علی و فضل علی و دو دختر کرم النساء و فضل النساء پیدا الود این فضل النساء دختر خورد محمد سعید بہ محمد رفیع ولد محمد زمان ابن قاضی حیات اللہ فرزند قاضی عنایت اللہ ساکن قصبہ ساکرس کتخدا شدہ و از او شاں دو پسر محمد اشرف و شمس الدین و یک دختر بنام خاندولت متولد گشتہ، خاندولت منسوب بایں فقیر (مراد حضرت میاں محمد یونسؒ) شدہ بود ناکتخدا ازیں دار رحلت نمود"

---

[1] میاں محمد رفیع ہزدہم ربیع الاول ۱۲۱۸ھ ازیں جہاں رحلت کردند و رختِ ہستی از دار فانی بدارِ جاودانی بردند ؎

شد محمد رفیع ز دارِ فنا — بود از خلق خوش چہ نیک سرشت
ہزدہم بود از ربیع الاول — روز جمعہ گزاشت عالمِ زشت
تاکہ بودش دریں خراب آباد — از عملہائے خوب زرع بکشت
ہاتف از غیب ایں ندا دادہ — جز عبادات حق کہ یافت بہشت

(از شجرہ میاں محمد یونس صاحب رحؒ قلمی)

مزید برآں خود شاہ محمد شعیبؒ کی پہلی شادی ساکرس ہی میں اپنے ماموں کے گھر امۃ النساء سے ہوئی جن سے ایک دختر عظمت النساء پیدا ہوئیں۔ دوسرا نکاح بھی ساکرس میں بڑے ماموں محمد مکارم کی لڑکی سے ہوا۔ جن سے تین لڑکے محمد یونس، محمد یحییٰ اور سمیع اللہ اور دو لڑکیاں بخت دولت اور صاحب النساء پیدا ہوئیں۔ اس طرح میاں محمد شعیب صاحب اور میاں محمد یونس صاحب دونوں کا ننھیال ساکرس تھا۔

میاں محمد شعیبؒ صاحبِ تصنیف اور بہت بافیض بزرگ گزرے ہیں۔ ان کی متعدد کتابوں میں اذکار الابرار، احوال الاخیار، نگارستان مسلمان اور منظوم تاریخ تجارہ ہیں۔ نگارستان مسلمان کا نسخہ خود مصنّف کے قلم کا جدّ محترم کے ذخیرہ میں مجھے ملا ہے۔ میر سلمان صاحب[۱] (متوفی ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء) میاں محمد شعیبؒ کے استاد تھے، انہی کے نام پر یہ کتاب ہے۔ تاریخ تجارہ منظوم کی نقل بھی راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے۔

میاں سلام اللہ شاہ رح کے علاوہ حکیم کرم حسین صاحب نے حضرت حافظ قاری سیّد عابد علی شاہؒ چشتی قادری متوفیٰ ۱۹۰۸ء اور ان کے وصال کے بعد ان کے برادر ذی وقار

---

[۱] نگارستان مسلمان میں میاں محمد شعیبؒ لکھتے ہیں: "میر سلمان بن عبدالغنی خاں بن خواجہ عبدالرحیم خاں علیہم رحمۃ اللہ الغفران دہلی کے باشندوں میں عزّت وحرمت میں مشہور اور صاحب مقدرت تھے، متّصل درگاہ شاہ پیرا چوراہے پر سر بازار اُن کا مکان تھا جس میں وہ سکونت فرماتے تھے۔ حضرت میر صاحب کے دادا شہنشاہ عالمگیر کے مقرب معتمد تھے اور وقت مجرا و سلام حضور بادشاہ ان سے ہمکلامی فرماتے تھے۔ عالمگیرؒ نے اُن کے انتقال پر ایک رقعہ میں اظہارِ افسوس کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "وہ دیندار اور متقی تھے، بہادری و شجاعت میں مرتبہ کمال رکھتے تھے عالمگیر نے ان کے لڑکوں کے حالات سے اپنے کو مطلع رکھنے کے لئے ہدایت کی ہے۔ اور عنایت اللہ خاں کے واسطے حکم دیا ہے کہ ان کے ہر لڑکے کے ساتھ رعایت کی جائے۔" (نگارستان مسلمان فارسی قلمی صفحہ ۳ اور رقعات عالمگیر مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۴ء رقعہ ۱۳۳ صفحہ ۴۹) حضرت میر صاحب کے والد عبدالغنی خاں کا انتقال ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء اور حضرت میر صاحب کا انتقال ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء میں ہوا ہے۔

وجانشین حضرت حافظ میاں واحد علی شاہ صاحب مدظلہ (الور) سے فیض روحانی حاصل کیا حضرت میاں واحد علی شاہ صاحب نے آپ کو خرقہ خلافت سے بھی ممتاز فرمایا۔ حکیم کرم حسین صاحب کا تعلق اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ حضرت میاں عابد علی شاہ صاحب رح کے عُرس میں وہ اپنی تمام مشغولیات کے باوجود پابندی سے الور تشریف لے جاتے تھے۔ ۱۹۴۷ء تک اِس وضع میں کبھی فرق نہیں آیا۔ حضرت قبلہ میاں واحد علی شاہ صاحب "تجلیات مرشد" سوانح حضرت میاں عابد علی شاہ صاحبؒ میں تحریر فرماتے ہیں" ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں حضرت قبلہ عابد علی شاہ صاحب رح نے قصبہ تجارہ کا سفر کیا اور وہاں قصبہ سے باہر بجانب غرب حضرت غازی عزن شاہ (ولایت) کے مزار پر ایک شب قیام فرمایا' اہلِ قصبہ کو پتہ چلا کہ مزار مبارک پر کوئی بزرگ قیام پذیر ہیں تو وہ آئے اور حضرت مخدومی سے ملے' آنے والے حضرات میں بشیتر معزز اور ذی علم لوگ تھے' جناب حکیم کرم حسین صاحب بھی اُن میں شامل تھے۔

حضرت مخدومی کی تھوڑی دیر کی ہی گفتگو اور صحبت نشینی نے سامعین کو ایسا مسحور اور گرویدہ کر دیا کہ کچھ نہ پوچھئے اور آخر حکیم کرم حسین صاحب اصرار کے ساتھ اپنے مکان پر آپ کو لے گئے۔ وہاں آپ دو تین روز قیام فرما رہے۔ اس مدت میں ہر وقت آدمیوں کا مجمع آپ کے پاس لگا رہتا تھا اور آپ سے وعظ اور پند و نصائح اور تصوف و عرفان کے مسائل سُنتا رہتا تھا۔ لوگوں کو آپ سے بعید عقیدت اور محبت ہوگئی تھی۔ اکثر نے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کر لی۔ حکیم کرم حسین صاحب کو بھی پہلے ہی دن سے انتہائی عقیدت ہوگئی تھی اس لئے وہ بھی سلسلہ میں داخل ہوگئے' اور ان کی محبت و عقیدت میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا رہا' وہ اکثر و بیشتر آپ کی خدمت مبارک میں الور حاضر ہوتے رہتے تھے' آپ کے وصال کے بعد عُرس شریف کے موقع پر ۱۹۰۸ سے ۱۹۴۷ء تک بڑی پابندی کے ساتھ شریک

ہوتے رہے۔ حکیم صاحب بہت مخلص، باوفا اور باوضع احباب میں تھے۔ اس لئے عرس مبارک میں غیر حاضری نہیں ہوئی بلکہ عرس شریف[1] کے علاوہ بھی اکثر حاضر ہوتے رہتے تھے۔"

حضرت قبلہ میاں واحد علی شاہ صاحب کے تعلق کی بھی یہی نوعیت تھی، از راہِ اُلفت وعنایت سال میں ایک یا دو مرتبہ تجارہ ضرور تشریف لاتے، حکیم صاحب کے ہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ قیام رہتا۔ اور رشد وہدایت، تلقین وذکر کی محفلیں منعقد ہوتیں۔ اس خاندان سے تعلق ووابستگی نے یہ شکل اختیار کی کہ حضرت نے آپ کے بڑے صاحبزادہ حکیم حافظ حاجی سیّد محمد عتیق القادر صاحب کو پانچ سال تک اپنے سایۂ عاطفت میں رکھا اور وہیں انھوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ حضرت کی نگاہِ کرم اور بزرگوں کی نسبتِ عالی کہ حکیم کرم حسین صاحب کے دونوں صاحبزادے عموی حکیم سیّد محمد عتیق القادر صاحب اور والدِ محترم حکیم سیّد محمد فضل الرحمٰن صاحب بھی نعمتِ خلافت سے بہرہ یاب ہوئے۔

حضرت میاں واحد علی شاہ صاحب مدظلہ اور حضرت میاں عابد علی شاہ صاحب رح حضرت پیرجی احمد شاہ قدس سرّہ (متوفی ۲ شوال ۱۳۳۳ھ / ۱۴ اگست ۱۹۱۵ء بعمر ۸۱ سال) رامپور مصنف رسالہ کاشف الاسرار[2] کے ارشد خلفا میں تھے۔ حضرت پیرجی احمد شاہ نے

---

[1] تجلیاتِ مرشد صفحہ ۹۳ و ۹۴

[2] یہ رسالہ حضرت میاں واحد علی شاہ صاحب کی حسب ہدایت حکیم کرم حسین صاحب نے شائع کرایا تھا۔ مطبع جید دہلی میں طبع ہوا ہے۔ سنہ طباعت درج نہیں ہے۔ حضرت پیرجی احمد شاہ رح کا ایک دیوان توحید ونعتیہ مضامین پر مشتمل تھا جو طبع نہیں ہو سکا۔ دیوان احمدی کا قلمی نسخہ خانقاہ رامپور میں محفوظ ہے۔ سرور العاشقین اور پند غوثیہ بھی آپ کی تصانیف میں ہیں۔

حضرت مولانا جمال[1] شاہ مصطفیٰ آبادی (متوفی ۲۸ شعبان ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء) سے شرفِ بیعت و خرقۂ خلافت حاصل کیا تھا۔ حضرت معین الدین عرف شاہ خاموش (حیدر آباد) اور حضرت امیر شاہ (رامپور) سے بھی آپ کو خرقہ خلافت عطا ہوا تھا۔ ۱۹۴۷ء کے بعد سے حضرت میاں واحد علی شاہ صاحب قبلہ حیدر آباد پاکستان میں مقیم ہیں۔ جہاں آپ کے فیوض و برکات اور روحانی تصرّفات سے ایک زمانہ مستفید ہو رہا ہے۔ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں بموقعہ عرس سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری حضرت محمد الازہری رح ایک نائب مکہ معظمہ سے تشریف لائے اجمیر میں میاں سلام اللہ شاہ کے ہمراہ حکیم کرم حسین صاحب بھی اس موقع پر موجود تھے۔ حکیم صاحب کو ان بزرگ کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا۔ انھوں نے اپنے سلسلہ عالیہ کی منسلکی سے مفتخر فرماتے ہوئے اپنے اوراد شریفہ کی اجازت عطا فرمائی۔ وہ اجازت نامہ درج ذیل ہے۔

الشجرۃ الطریقۃ الاحمدیۃ الادریسیۃ الرّشیدیۃ المحمدیۃ الشاذلیۃ

لا الٰہ الّا اللہ محمّد رّسول اللہ فی کلّ لمحۃٍ ونفسٍ عدد ما وسعہ علمُ اللہ۔ اَعْلَمُ اَنّی قد لقّنتُ ہٰذہِ الاورادَ الشریفۃَ السّنیّۃَ وَالطّریقۃَ الاحمدیۃَ الرّشیدیۃَ المحمّدیۃَ نیابۃً عن شیخی رضی اللہُ عنہُ للاخ فی اللہِ والمحبّ فی طریق اللہِ تعالیٰ سیّد کرم حسین ولد قاضی امداد علی مورخہ ۴ رجب ۱۳۲۴ھ کما تلقّیتُہا عن شیخی واستاذی مُربّی روحی صاحب المدد الراوی سیّدی محمّد ابن احمد الدّندراوی ادام اللہ لنا وجودہ وامدّنا بمدَدِہ علی الدّوام کما اخذہا شیخنا المتقدّم ذکرُہٗ عن شیخہ واستاذِہ القطبِ

---

[1] حضرت محمد سید جمال شاہ رح (رامپور) حضرت نصیر الدین عرف میاں کالے صاحب دہلی متوفی ۱۵ صفر ۱۲۶۸ھ / ۱۸۵۱ء کے خلیفہ تھے۔

الفهيد سيدی السيد ابراهيم الرشيد وهو اخذ هاعن شيخه و
واستاذه القطب الرئيس سيدی السيد احمد بن ادريس رهو اخذ هاعن
شيخه العارف بالله التعالیٰ قطب وقته وغوث عصره سيدی عبد الوهاب
التازی وهو اخذ هاعن شيخه العارف بالله تعالیٰ صاحب الذهب
الابريز سيدی عبد العزيز الدباغ رضی الله عنهم اجمعين وامدنا
باسرارهم امين وهو اخذ هاعن شيخه ومربی روحه سيدنا الخضر
عليه السلام واخذ هاعن جمال الكونين وسيد الثقلين سيدنا و
مولانا محمد صلی الله عليه واله وسلم عن جبرئيل عليه السلام عن
ميكائيل عليه السلام عن اسرافيل عليه السلام عن اللوح عن القلم
عن الجليل جل جلاله وتقدست اسماؤه وصفاته وصلى الله علی
سيدنا محمد وعلیٰ اله فی كل لمحة ونفس عدد ما وسعه علم الله

مہر الراقم الفقير لربه الغنی محمد الازهری

یہ اوراد جلیلہ ایک مجموعہ میں شامل ہیں جس کا ١٣١٨ھ / ١٩٠٠ء کا ترکی کا مطبوعہ
نسخہ جد محترم کے پاس تھا اور وہ محفوظ ہے۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل اوراد ہیں۔
١۔ المجامد الثمانية ٢۔ الاحزاب الخمسة ٣۔ الصلوات الاربع عشرة
٤۔ الحزب السيفی ٥۔ الحصون المنيعة النبوية۔ اس مجموعہ کے حاشیہ پر
جو رسائل ہیں۔ وہ رسالة القواعد، رسالة الاساس، روح السنة اور کیمیاء الیقین
ہیں۔ یہ تمام اوراد و رسائل قطب دائرة التقديس مولانا سید احمد بن ادریس قدس سرہٗ
کے ہیں۔ سوائے الحزب السیفی کے اس کی روایت اور سند سیدنا و مولانا حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے ہے۔

۱۹۳۴ء / ۱۳۵۲ھ میں جب حکیم کرم حسین صاحب (بڑے صاحبزادہ حکیم سید عتیق القادر صاحب، اہلیہ محترمہ حکیم النساء اور ہمشیرہ عزیزہ الوری بیگم بھی اس سعادت میں شریک تھے) حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت سید محمد الازہری انتقال کر چکے تھے۔ اور مکہ مکرمہ میں ان کے فرزند حضرت ابوالعباس الدندراوی جانشینی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ انھوں نے حکیم صاحب سے اپنے والد بزرگ کے قدیم تعلق کی بنا پر نہایت خصوصیت کا برتاؤ کیا اور مستحق خلافت سمجھتے ہوئے سند خلافت سے سرفراز فرمایا اور اپنی مُہر عطا کی۔ اس زمانہ میں سیدی سندی حضرت ابوالعباس بن حضرت سید محمد بن احمد الدندراوی متصل جنت المعلّٰی ایک چھوٹی سی پہاڑی جو باب الدندراوی کہلاتی تھی مسکن گزیں تھے۔

نقل سند یہ ہے۔

الحمد للّٰہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہٗ ونومن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرورِ انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدی اللّٰہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ہادی لہٗ۔ **امّابعد** فقد اجزت من فلان لاخی فی اللّٰہ والمحب فی طریق اللّٰہ السیّد کرم حسین بن قاضی امداد علی ساکن تجارہ من نواح الور کما تلقیتہا عن شیخی واستاذی ومربّی روحی ووالدی صاحب المدد الوادی سیّدی السیّد محمد بن سیّد احمد الدندراوی رضی اللّٰہ عنہ وعن مشائخنا الاجمعین کما اخذہا ہو عن شیخہ واستاذہ القطب الفرید سیدی السیّد ابراہیم الرشید وہو اخذہا عن شیخہ واستاذہ القطب الرئیس سیدی السید احمد ابن ادریس وہو اخذہا عن سیّدنا محمّد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم باجتماع صوری و صلی اللّٰہ علی سیّدنا ومولانا محمّد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

مہر
محمد ابوالعباس
الدندراوی

یہ حضرات اہلِ سلاسل رویت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مشہور و معروف ہیں۔ حضرت شاہ نورالحسن صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شہرۂ آفاق میں جہاں اور اہلِ سلاسل کا تذکرہ کیا ہے۔ صفحہ ۳۷۰ میں لکھا ہے کہ "راقم کو شیخ عبدالاحد سلیمان صوفی سے رویت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی ہے اور ان کو شیخ ابراہیم رشیدی سے اور ان کو حضرت سیّد احمد ادریس وغیرہم سے۔"

جناب محترم حکیم کرم حسین صاحب ایک کتاب کے حاشیہ پر لکھتے ہیں "واضح ہو کہ سیّدی احمد بن ادریس قدس سرہٗ کو حق جل جلالہٗ نے محمدی عطایا اور علوم لدنیہ کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا اور آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صوری و معنوی ملاقاتیں حاصل تھیں۔ اور آپ حضورؐ سے استفادہ کرتے رہتے تھے۔ آنحضورؐ نے ہی آپ کو سلسلہ شاذلیہ کے اوراد کی تلقین فرمائی تھی اور کچھ دوسرے اذکار کی خصوصیت سے ادا کئے جانے کی اجازت دی تھی۔ لہٰذا آپ آنحضور کے شاگرد اور مرید فرمائے گئے ہیں۔

حضرت سیداحمد بن ادریس فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضورؐ محبوبِ ربِ غفور سے صوری و معنوی حضوری ہوتی رہی ہے۔ آپ کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام بھی تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ وہ مجھ کو سلسلہ شاذلیہ کے اوراد سے مفتخر فرمائیں۔ چنانچہ انھوں نے حضورؐ کی موجودگی میں تلقین کی۔ پھر حضورؐ کا ارشاد ہوا کہ اے خضرؑ ان کو تمام اذکار جامعہ اور درود کاملہ اور استغفار عظیمہ کی بھی تعلیم دو۔ جو ثواب و تعداد کے اعتبار سے بہت زیادہ ہوں۔"

مدینہ منورہ میں حکیم صاحب کو شیخ الدلائل السید عبدالفتاح بن السیّد محمد رضوان المدنی سے شرفِ نیاز حاصل ہوا۔ شیخ الدلائل نے حکیم صاحب میں روحانی اثرات نمایاں دیکھے

اور آپ کو دلائل الخیرات کی سند و حزب الاعظم کی اجازت عطا کرتے ہوئے دلائل الخیرات کا ایک نسخہ مطبوعہ استنبول ۱۹۲۶ء جس کے آخر میں مع دستخط و مہر ایک سند بھی منسلک ہے، عنایت کیا۔

حکیم صاحب کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ حج کے موقع پر جہاں ہر سال لاکھوں حاجی حاضر ہوتے ہیں۔ وہاں ایک بزرگ نے ایک نہایت بیش قیمت، خوش خط مطلّٰی و مذہب قلمی قرآن شریف بلا کسی ہدیہ کے عطا فرمایا۔ یہ نسخہ داؤد الحفظی بوسنوی من تلامیذ اسمٰعیل الزہدی آفندی کاتب السرای السلطانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس کی کتابت ۲۴ رجب ۱۲۴۱ھ ۱۸۲۵ء میں مکمل ہوئی ہے۔ یہی قرآن شریف حکیم صاحب کے مطالعہ میں رہتا تھا۔

۲۵ ذی قعدہ کو حکیم صاحب کی سودی عرب کے وزیر جناب محمد سلیمان صاحب سے اُن کی قیام گاہ پر ملاقات ہوئی۔ دوسرے مسائل کے علاوہ طب و اطباء سے متعلق تفصیلی گفتگو رہی۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ اطباء کو سودی عرب میں علاج کی اجازت نہیں ہے انھیں نہ صرف معالجہ سے روکا جاتا ہے بلکہ دوسرے ممالک سے یونانی دواؤں کے آنے پر بھی یہاں پابندی ہے اور اس کے لئے ڈاکٹر کا اجازت نامہ ضروری ہے۔ یونانی ادویہ منگانے کے لئے ڈاکٹر کی اجازت کی شرط کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ ڈاکٹر لیبل دیکھے بغیر خود اپنی دوائیں نہیں پہچان سکتے ہیں۔ یونانی دوائیں شرعی ممنوعات سے مُبرّا ہوتی ہیں۔ عربوں نے طبِّ یونانی میں جو اضافات کئے اور طب یونانی سے اس ملک کا جو تعلق رہا اس کے پیش نظر عرب میں طبِّ یونانی پر یہ قدغن ہمارے لئے نہایت تکلیف کا باعث ہے۔" حکیم صاحب نے جلالۃ الملک سے ملنے اور اپنی کتابیں پیش کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی جسے انھوں نے نہایت خوشدلی اور خندہ پیشانی سے منظور کیا اور طب یونانی سے متعلق نیک خواہشات ظاہر کرتے ہوئے سودی عرب میں بہتر اقدامات کا وعدہ کیا۔

۴ ذی الحجہ کو "ادارت تعمیرات عین زبیدہ" کی طرف سے نہر زبیدہ کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک میٹنگ میں مدعو کیا گیا اور ۶ ذی الحجہ کو آپ نے جلالۃ الملک کی جانب سے مخصوص حاجیوں کو دیئے گئے عشائیہ میں شرکت کی۔ جلالۃ الملک نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے قرآن و سنّت کے اتباع پر زور دیا اور اپنے حنبلی ہونے کو ظاہر کرتے ہوئے حضرت امام اعظم کا نہایت احترام سے نام لیا اور ان سے اپنی عقیدت ظاہر کی۔

حج سے واپسی پر جدّہ میں جہاز کے انتظار میں ٹھیرنا ہوا۔ جدّہ میں مامور ہندوستان کے قونصل جنرل خان بہادر حاجی احسان اللہ خاں کو جب حکیم صاحب کی موجودگی کا علم ہوا، تو انھوں نے سعودی عرب کے ایک وزیر کو دکھانے کی خواہش کی۔ انہیں یہ خیال تھا کہ اُن کے اوپر کسی نے کوئی عمل کر دیا ہے۔ چنانچہ انہیں مکہ معظمہ سے جدّہ بلایا گیا۔ حکیم صاحب نے انہیں ملاحظہ فرما کر ایک تعویذ دیا اور فرمایا کہ خواب میں آپ کو سب حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ دوپہر میں انھیں خواب میں کوئی بات نہیں معلوم ہو سکی۔ فرمایا کہ رات کو جب آپ سوئیں تو پھر اس تعویذ کو سرہانے رکھ لیں، ان شاء اللہ عمل یا مرضی صورت کا علم ہو جائے گا۔ چنانچہ انہیں خواب میں معلوم ہو گیا کہ فلاں فلاں صاحب نے ان پر کچھ عمل کیا ہے۔ بعد میں اس کے ازالہ کے لئے آپ نے انھیں تعویذ دیئے اور ان کی شکایات رفع ہو گئیں۔

جدِّ محترم رحمۃ اللہ علیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رح کی ذاتِ گرامی سے بے حد عشق تھا۔ بہت وارفتگی اور کیفیت کے ساتھ ان کا ذکر فرماتے تھے۔ روضہ نبوی صلعم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ لیکن حضرت غوث پاک کے آستانہ پر حاضری کی ہمیشہ تمنا کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۵۴ء میں جب والدی حکیم سید محمد فضل الرحمٰن صاحب مدظلہٗ کو حضرت خواجہ الحاج حمید الدین شاہ صاحب رح (متوفی ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۶۸ء) سجادہ نشین حضرت خواجہ خانون قدس سرہٗ ۸۵۳-۹۴۰ھ / ۱۴۴۹-۱۵۳۳ء شاہ ولایت گوالیار کے ہمراہ کربلائے معلّٰی، کاظمین،

نجف اشرف اور بغداد شریف جانے کا موقع ملا، تو ایک شب جب وہ آستانہ غوث پاک میں خوابیدہ تھے۔ فجر کی نماز کے وقت تک بیدار نہیں ہو پائے۔ انھوں نے بحالتِ خواب محسوس کیا کہ والد صاحب رح کے اوراد وظائف پڑھنے کی آواز کانوں میں آرہی ہے۔ بعد میں اُن سے کچھ اس طرح فرمایا۔ میں یہاں آگیا ہوں، اُٹھو نماز کا وقت ہوگیا ہے اور پھر فوراً ان کی نیند کھُل گئی۔

حضرتِ ابوالاحمد المدعو سیّد شاہ علی حسین[1] صاحب اشرفی جیلانی ۱۲۶۶ھ - ۱۳۵۶ھ / ۱۸۴۹ء - ۱۹۳۶ء سجادہ نشین آستانہ عالیہ درگاہ کچھوچھہ شریف نے ۱۴ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء کو حکیم کرم حسین صاحب کو قصیدہ غوثیہ کی اجازت عمل و قرأت کی سند عطا فرمائی۔ اسی طرح حضرت مولانا رکن الدین[2] صاحب نقشبندی مُجدّدی الوری (متوفی ۲۲ شوال

---

[1] مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی ۱۴۰۵ - ۱۳۰۸ء / ۸۰۸ - ۷۰۸ھ کچھوچھہ شریف کے شاہ علی حسین رح سولھویں سجادہ نشین تھے۔ [2] حضرت مولانا رکن الدین رح حضرت مفتی مسعود احمدؒ کے خلیفہ تھے اور حضرت مفتی مسعود احمد رح حضرت امام علی کے اجل خلفاء میں تھے۔ یہ حضرت امام علی رح ایک دوسرے واسطے سے (حضرت عادل شاہ رح) حکیم کرم حسین صاحب کے والد قاضی سید امداد علی صاحب کے بھی دادا پیر ہیں۔ مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب متوفی ۲۸ نومبر ۱۹۶۶ء امام مسجد فتحپوری دہلی حضرت صادق علی ابنِ حضرت امام علی رح کے مرید تھے۔ لیکن انھیں خلافت اپنے دادا مفتی مسعود احمد رح کے خلیفہ مولانا رکن الدین صاحب رح سے ملی تھی۔

مولانا رکن الدین صاحب کی تصانیف میں رکنِ دین بہت مشہور کتاب ہے جو ۱۳۰۵ھ / ۱۹۳۱ء میں چودھویں بار دس ہزار کی تعداد میں اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی سے طبع ہوئی ہے۔ دوسرے مطابع اور اس سنہ کے بعد کی اشاعتوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ ان کی دوسری تصانیف میں توضیح العقائد، مولود محمود، رسالہ طاعون، اربعین اور روح الصلوٰۃ ہیں صاحبزادہ

بقیہ صفحہ ۲۲ پر

(۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء) حضرت محبوب لعل شاہ صاحب[٥١] رح، حضرت میاں کمبل پوش صاحب[٥٢] رح اور حضرت میاں کلن شاہ رح[٥٣] سے بھی جدِ محترم کو خصوصی نسبت حاصل تھی۔ حضرت مولانا رکن الدین رح نے بھی آپ کو قصیدۂ غوثیہ کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ آپ کے ہاں ماحضر پر میاں سلام اللہ شاہ صاحب خواجہ واحد علی شاہ صاحب میاں کمبل پوش صاحب اور مولانا رکن الدین صاحب تشریف فرما تھے، میاں کمبل پوش صاحب نے فرمایا! حکیم صاحب آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ بیک وقت چار بزرگ آپ کے مکان پر تشریف فرما ہیں۔

بزرگوں سے انہیں ایک خاص ارادت تھی۔ حضرت شاہ محمد یعقوب صاحب مجددی نقشبندی خلف حضرت شاہ ابو احمد صاحب رح بھوپال کو بھی آپ سے تعلق تھا۔ چنانچہ وہ بغرض علاج بھوپال سے تجارہ تشریف لے گئے تھے، تقریباً ایک ماہ حکیم صاحب کے ہاں ان کا قیام رہا اور پوری توجہ و تعلق سے انھوں نے ان کا علاج کیا۔ اسی طرح حضرت مولانا الیاس صاحب رح

بقیہ صـ۲۱ مولانا حکیم محمد محمود صاحب مفتی ریاست الور نے مصباح السالکین فی احوال رکن الملت والدین کے نام سے سوانح شائع کی ہے۔ مولانا رکن الدین رح کا مزار داؤد پور الور میں ریلوے اسٹیشن کے قریب ہے۔

[٥١] میاں محبوب لعل شاہ رح حضرت مدنی شاہ رح کے خلیفہ تھے جن کا شمار حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی کے اکابر خلفاء میں تھا، حکیم کرم حسین صاحب کی ہمشیرہ انوری بیگم صاحبہ میاں محبوب لعل شاہ صاحب رح کی مرید تھیں حضرت مدنی شاہ رح کا انتقال ۲۸ رجب (۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء) کو الور میں ہوا۔ ان کے ایک خلیفہ سید اعجاز حسین شاہ نے ایک رسالہ مجموعہ رسائل رحمانی کے نام سے شائع کیا ہے جس میں نورِ رحمانی، لطف رحمانی اور انوار رحمانی تین رسائل شامل ہیں۔ مطبع نامی کانپور محمد رحمت اللہ میں (۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء) میں طبع ہوا ہے۔ یہ رسائل حضرت مدنی شاہ کی تعلیمات ملفوظات اور حالات پر مشتمل ہیں۔ ان کی دوسری کتاب مثنوی حقائق الاسرار بھی ہے۔

[٥٢] بڑے اچھے بزرگ تھے۔ جھالرا پاٹن (گڑھ راجستھان) میں آپ کا مزار ہے۔

[٥٣] خواجہ محمد کمال الدین المعروف میاں کلن شاہ رح متوفی (۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء) قطب وقت حضرت

بقیہ صـ۲۳ پر

بانی جماعت تبلیغ نے بھی حکیم صاحب کے مکان کو اپنے درود سے مفتخر فرمایا تھا۔

حکیم صاحب ریاست الور کے بہت با اثر، ذی حیثیت اور صاحب ثروت لوگوں میں تھے اور اپنے ذاتی و خاندانی وقار و وجاہت کی وجہ سے بہت منفرد اور ممتاز سمجھے جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیوی دونوں نعمتوں سے نوازا تھا۔ قومی و ملی کاموں سے آپ کو پوری دلچسپی رہی، بچوں کی دینی تعلیم کے لئے اسلامیہ اسکول تجارہ قائم کیا، جہاں مہاراجہ جے سنگھ والئ ریاست الور بھی تشریف لائے تھے۔ اسی طرح ایک

بقیہ ص۲۲ میاں مراد شاہؒ متوفی ۱۱ رجب ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۰ء (ارژنگ تجارہ صفحہ ۴۵) کے آٹھویں سجادہ نشین تھے میاں مراد شاہؒ کے پہلے جانشین میاں دائم شاہ نے ۱۲۰۴ھ/۱۷۸۹ء میں وفات پائی۔ رفتہ بمراد دائم بارد ح تاریخ رحلت ہے۔ حضرت میاں مراد شاہؒ کی درگاہ حسن پور تجارہ میں مرجع خلائق ہے۔ یہ عالی شان درگاہ مہاراجہ بھرتپور کی بنوائی ہوئی ہے۔ ۱۰، ۱۱ رجب کو آپ کا عرس ہوتا ہے، شہنشاہ عالمگیر ثانی نے معافی میں تین موضع نذر و وقف کئے تھے۔ آپ مداریہ خاندان کے بزرگ تھے۔ جن کا سلسلہ قطب المدار حضرت سید بدیع الدین رح متوفی ۸۳۸ھ/۱۴۳۴ء مکن پور ضلع کانپور سے شروع ہوتا ہے۔
سید علی شکوہ صاحب کی ایک تصنیف "قطب المدار مرقع درگاہ شریف کے نام سے حسب فرمائش حافظ عبد الحلیم صاحب مقامیس کانپور و حکیم سید کرم حسین صاحب ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی ہے۔
حکیم کرم حسین صاحب کے منجھلے بھانجے حکیم محمد مبین احمد صاحب متوفی ۱۸ ستمبر ۱۹۶۳ ع

میاں کلن شاہؒ سے بیعت تھے اور اُن کے مُقرب مریدوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ حسن پور بارہ میں عرس کے موقع پر سجادہ نشین صاحب کی مسند کے برابر میں حکیم کرم حسین صاحب کی نشست کا انتظام کیا جاتا تھا ان کے قیام کے لئے مخصوص جگہ مقرر تھی اور حضرت میاں کلن شاہؒ اور اُن کے جانشین حکیم صاحب کا بڑا لحاظ فرماتے تھے۔

موقع پر انگریز وزیرِ اعظم ریاست میجر کیمبل نے حکیم صاحب کے دولت کدہ کو اپنی حاضری سے رونق بخشی تھی۔ حکیم صاحب نے جامع مسجد تجارہ کا سنگ مرمر کا بلند صدر دروازہ سات ہزار روپیہ کے ذاتی صرفہ سے تعمیر کرایا، صاحبزادہ حکیم سید فضل الرحمٰن صاحب کی شادی کے موقع پر قصبہ کے تمام لوگوں کی دعوت کی، مضافات کے لوگ بھی بڑی تعداد میں مدعو کئے گئے اور چھ ہزار سے زیادہ ہندوؤں اور مسلمانوں نے دعوتِ ولیمہ میں شرکت کی، متعدد انجمنوں واداروں کو آپ کی سرپرستی حاصل رہی، شاعری سے بھی ذوق تھا، ناطق تخلص فرماتے تھے کلام میں تصوف کا رنگ غالب تھا۔

اگست ۱۹۴۷ء میں تجارہ اور آلور میں فسادات کے سبب گھر کا ساز وسامان، کتب خانہ، دواخانہ اور بزرگوں کا تمام سرمایہ تباہ و برباد ہو گیا۔ انتہائی بے سروسامانی اور پریشان حالی میں بھوپال پہنچے، جہاں تقریباً سوا سو سال سے آپ کے خاندان کی ایک شاخ آباد تھی۔

ہندوستان میں قیام کے فیصلہ کے بعد آپ کے دونوں صاحبزادوں حکیم حافظ حاجی سید محمد عتیق القادر صاحب اور حکیم سید محمد فضل الرحمٰن صاحب نے بھوپال میں دواخانہ شفاء الامراض کو ازسرِ نو قائم کیا اور ناسا عد حالات میں محنت و جانفشانی سے دواخانہ کے کام کو ترقی دی، جس کی بدولت شہر و بیرون شہر کے لوگ بڑی تعداد میں فیض پا رہے ہیں دواخانہ کی مصنوعات اپنی شفا بخشی اور اثرات کے لحاظ سے ملک میں ایک امتیاز رکھتی ہیں اور ۷۵ سال کے طویل عرصہ میں لاکھوں مریضوں پر کامیاب تجربات نے اس کے مرکبات کو نہایت مفید اور قابلِ اعتماد بنا دیا ہے۔

حکیم کرم حسین صاحب کے منجھلے بھانجے حکیم محمد معین احمد صاحب جو تجارہ میں دواخانہ کے منیجر اور پوسٹ آفس دواخانہ شفاء الامراض کے پوسٹ ماسٹر تھے۔ ترکِ وطن کر کے ۱۹۴۸ء

میں پاکستان تشریف لے گئے اور سندھ میں ٹنڈو اللہ یار میں اقامت گزیں ہوئے۔ اپنی حذاقت اور دستِ شفا سے انھوں نے اس علاقہ میں بڑی نام آوری اور شہرت حاصل کی۔ قصبہ اور قرب و جوار کے صدہا مریض روزانہ ان کے مطب میں آتے تھے اور شفا پاتے تھے۔ ۱۸ اگست ۱۹۶۳ء کو ان کے انتقال سے وہاں کے لوگ ایک مسیحا نفس طبیب اور باوضع مخلص و غمگسار انسان سے محروم ہو گئے۔ آج بھی وہ نہایت عقیدت و احترام سے ان کا نام لیتے ہیں۔ اور اُن کے طبی کارناموں کو یاد کرتے ہیں۔

بھوپال میں ۱۴ ربیع الاول $\frac{\text{۱۳۷۰ھ}}{\text{۱۹۵۰ء}}$ کو ۸۱ سال کی عُمر میں حکیم کرم حسین صاحب کی اہلیہ حکیم النساء صاحبہ کا انتقال ہوا اور ڈھائی سال بعد ۲۵ جون ۱۹۵۳ مطابق ۱۱ شوال ۱۳۷۲ھ کو ۸۵ سال کی عمر میں آپ نے داعئ اجل کو لبیک کہا۔ اور وہیں جنسی جہانگیر آباد کے خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ جناب شبیر حُسین اختر الوری نے قطعۂ تاریخ کہا ہے۔

سر جھکا کر آ مؤدب بیٹھ جا پڑھ فاتحہ — اک ولی اللہ با اخلاص کی تُربت ہے یہ
قاضی و سیّد حکیم و حاجی کرم حُسَین — خیر اندیشِ عوام النّاس کی تُربت ہے یہ
جو تجارہ راجپوتانہ کا تھا کامِل طبیب — اُس سراپا پیکرِ احساس کی تُربت ہے یہ
عالمِ عرفاں میں جس کا نام روشن ہو گیا — محرمِ اسرارِ پاس انفاس کی تُربت ہے یہ
گیارہ شوال المکرم کو گیا وقتِ عِشاء — سال لکھ اختر مسیح انفاس کی تُربت ہے یہ

عبادت اور یادِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ قبلہ تایا صاحب و والد صاحب مدظلّہما کا بیان ہے کہ چالیس سال تک اپنے ہوش میں انھوں نے کبھی اُن کی نماز تہجد قضا ہوتے نہیں دیکھی۔ ان کا معمول تھا کہ رات کے تین بجے بیدار ہو جاتے تھے اور صبح تک اوراد و وظائف کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے اور اُن کے درجات بلند فرمائے۔ مرحوم کی

طبی حیثیت اور دوسرے حالات "سوانح و مجربات حکیم کرم حسین" کے نام سے ایک مستقل تصنیف میں پیش کئے گئے ہیں۔

مفاتیح الغیب کا قلمی نسخہ جو خانقاہ شعیبیہ بخارہ کے ذخیرۂ کتب میں تھا۔ جد محترم کو حضرت میاں سلام اللہ شاہ رح نے عطا فرمایا تھا۔ اس نسخہ کو میاں محمد یونس صاحب رح کی حسب فرمائش نقل کیا گیا ہے اور اس کی کتابت ۲۱ ربیع الاول ۱۲۲۴ھ میں مکمل ہوئی ہے۔ نسخہ راقم کے پاس محفوظ ہے اس کے آخر میں یہ عبارت درج ہے " تمت بالخیر فالنامہ بحسب فرمائش میاں محمد یونس صاحب فی یوم الجمعہ والتاریخ احدیٰ وعشرون من الربیع الاولی والسنۃ من الھجرۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وآلہ الف ماتان اربع وعشرون علی التطابق الجلوس شاہ عالم اربع واربعین بید احقر العباد سید ظہور علی ساکن ہذہ غفر اللہ ذنوبھا وستر عیوبہا و عاقبت بخیر گردان منہ وکرمہٗ "

یہ نسخہ فارسی میں ہے جد محترم نے اُردو میں ترجمہ کر کے اسے شائع کیا تھا۔ پہلی اشاعت پر سنہ طباعت درج نہیں ہے لیکن اس پر میاں سلام اللہ شاہ رح کے نام کے آگے ادام اللہ وجودہ لکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی وفات ۱۹۱۶ء سے قبل شائع ہو چکا تھا دوسری مرتبہ یہ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء میں طبع ہوا ہے۔ اب تیسری مرتبہ مترجم کے مختصر حالات کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

ظل الرحمٰن (نبیرہ مترجم)
دہلی۔ ۶ر نومبر ۱۹۶۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ تعالیٰ وقال ایضاً علیہ السلام نعم الفال القرآن۔ اما بعد یہ فالنامہ نہایت خوب و مجرب ہے۔ حضرت امام ہمام الناطق بالحق بین الانام سلطان الاولیاء و برہان الاتقیاء ابی عبداللہ امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ ما طلع الشمس من المشارق فرماتے ہیں کہ چند سال تک میرے ذہن میں بتائید ایزدی یہ امر ربی جلوہ گر رہا کہ کلام اللہ سے غیبی حالات کا انکشاف ہو چنانچہ فالنامہ کے طریقہ پر آیتیں قرآن پاک سے اخذ اور جمع کی گئیں جن کے سلسلہ میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ہ

اس کتاب کو خلفاء عہد و بادشاہان اسلام نے نہایت پسندیدہ خاطر رکھا۔ اور اسے استعمال کیا اور جب کوئی مشکل پیش آئی اس سے فال نکالی جو صحیح نکلی اور ہرگز غلط ثابت نہیں ہوئی خلفاء کے خزانہ میں یہ فال نامہ پوشیدہ رہا اور کسی بادشاہ یا سلطان کے پاس اس کا کوئی نسخہ نہیں تھا۔ سلطان محمود غزنویؒ کے عہد سلطنت میں ہر ملک اور ہر بادشاہ کے قاصد بہت سے تحفے و ہدیئے لاتے تھے۔ خلیفہ نے چاہا کہ سلطان محمود کو ایسا ہدیہ پیش کرے جو عجائبات زمانہ اور نوادرات دہر سے ہو اور کسی بادشاہ کے خزانہ میں موجود نہ ہو۔ چنانچہ اس نے یہ فال نامہ سلطان محمودؒ کی خدمت میں ارسال کیا۔ سلطان نے اسے نہایت پسند کیا اسے حفاظت سے رکھا اور مونس جان سمجھا سفر و حضر میں وہ ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھتا تھا اور جب کوئی مشکل پیش آتی تھی اس سے فال حاصل کرتا تھا۔

(ترجمہ اصل کتاب فارسی)

خاکسار کرم حسین خلف سید امداد علی قاضی قصبہ ساکرس ضلع گڑگانوہ متوطن تجارہ ریاست الور کو حضرت پیر مرشد صوفی باصفا محمد سلام اللہ شاہ سجادہ نشین نے جن کے خاندان میں یہ کتاب کئی نسل سے چلی آرہی تھی عطا فرمائی۔ چونکہ اس وقت مسلمانوں کو ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے اس لئے فارسی زبان کا اُردو میں ترجمہ کرکے چھپوایا۔ اور آیاتِ قرآن پاک کے اس کے موافق رکھا۔

مسلمان اپنی پریشانیوں میں نجومیوں و رمالوں اور پنڈتوں و جوتشیوں کے پاس جاتے ہیں اور اُن سے اپنے حالات دریافت کرتے ہیں اور اُن کے بتائے ہوئے کو سچا جان کر عمل کرتے ہیں۔ انہیں اپنے مذہبی احکام کا ذرا خیال نہیں ہے کہ اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

تقویم یا نجوم کے اپنے دل میں نہ کر عمل   جز حق کے کام آوے نہ کچھ جان نے عمل
ہے وہ سعید دلوے سعادت جسے خدا   تاثیر کچھ نہ کر سکے مریخ یا زحل

مسلم شریف میں یہ حدیث مرقوم ہے کہ جو کوئی مسلمان نجومی یا رمال سے کچھ نیک و بد دریافت کرے تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس پر فتویٰ ہے کہ جو مسلمان نجومیوں اور رمالوں کی باتوں اور اُن کے علم پر اعتقاد رکھے اور ان کے کہنے کو سچ جانے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے بہت سے علماء نے اسے کفر کہا ہے۔ نوٹ: ابھی کسی طور پر بھی جو اپنا حال کسی برہمن یا پنڈت جوتشی وغیرہ سے دریافت کرے اور اپنا ہاتھ دکھائے وہ گنہگار ہوگا۔ اور روز قیامت اس سے مواخذہ ہوگا۔ مسلمانوں کو اسلامی شریعت اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے حکم کے خلاف ہرگز کسی نجومی یا رمال سے اپنے دِلی حالات نہیں دریافت کرنے چاہئیں۔ اور نہ ناحق شک و شبہ میں پڑنا چاہیئے۔ مسلمانوں کو قرآن شریف یعنی کلام خدا سے بڑھ کر کوئی نجوم رمل یا جوتش کام نہیں دے سکتا ہے۔ خدا نے فرمایا ہے۔ وَقُلْ جَاءَ الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ۝ وننزل مِنَ الْقُرْآنِ مَا ھُوَ

شفاء ورحمة للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ۝

اللہ جل جلالہٗ نے قرآن شریف میں کون سی بات باقی رکھی ہے جو ہمیں نفع دینے والی نہ ہو۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ وعندہٗ مفاتیح الغیب لا یعلمها الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبة فی ظلمٰت الارض ولا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین ۝" اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اس کے سوا کوئی انہیں نہیں جانتا۔ اور وہی جانتا ہے جو سمندر اور خشکی میں ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہو اور نہ کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں اور کوئی تر و خشک چیز ایسی نہیں ہے جو اس کھلی کتاب میں نہ ہو۔"

اس کتاب کے شائع ہونے پر بعض صاحبان نے اعتراض کیا کہ فال لینا اور ایسی کتاب چھپوانا شریعت کے خلاف ہے اور حضرت امام سے اس کتاب کی نسبت کرنا کہاں تک صحیح ہے۔ ان صاحبان کی خدمت میں جواب ارسال کیا گیا۔ مزید عرض ہے کہ حضرت امام والا مقام نے اصل کتاب میں یہ حدیث شریف تحریر فرمائی ہے نعم الفال القرآن" بہت خوب ہے فال قرآن شریف کی" اور فرماتے ہیں۔ "اتقوا من فراسة المومن فانه ینظر بنور اللہ" ڈرو تم مومن کی فراست سے اس لئے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی مصنف فتوحات مکیہ و فصوص الحکم وغیرہ نے القرہمة المیمونة کی پیشانی پر اور مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی نے اپنے وعظ نور محمدی کے بیان میں بصفحہ ۲۶ یہ حدیث شریف تحریر فرمائی ہے۔ یُحِبُّ الْفَالَ وَیَکْرَہُ الطِّیَرَةَ۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰة والسلام نیک فال کو دوست اور بد فال کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

فال دیکھنے کا طریقہ۔ دلی حالات معلوم کرنے سے پہلے اس کے دیکھنے کا طریقہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے۔ اس کے بعد اس کتاب سے اپنا دلی مطلب دیکھا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت

صحیح اور سچا جواب ملے گا۔ اس پر اپنا اعتماد رکھنا چاہیئے اور کلامِ خدا سے صحیح اور سچا جواب سمجھنا چاہیئے۔ اس کے دیکھنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس دائرہ میں جو صفحہ ۳۱ پر ہے اس کے اُردو والے خانوں میں اپنا مطلب دیکھ لیا جائے۔ جس خانہ میں آپ کا مطلب ہے۔ اس خانہ کو یاد رکھئے۔ پھر اس نقش پندرہ کے تعویذ پر جو صفحہ ۳۱ پر لکھا ہوا ہے۔ دائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی آنکھ بند کر کے رکھئے۔ پھر آنکھ کھول کر دیکھئے کہ کون سے ہندسہ پر انگلی رکھی ہے۔ پھر اس دائرہ صفحہ ۳۱ کے مطلب والے خانہ سے اتنے خانے نیچے گنئے۔ جتنے پر کہ ہندسہ نقش پندرہ پر انگلی رکھی تھی۔ پھر اس آخری گنتی کو دیکھئے کہ اس پر قرآن شریف کی کونسی سورت و ہندسہ درج ہے جو ہندسہ و سورت ہو دوسرے صفحوں میں سے وہی سورت اور ہندسہ نکال لیجئے۔ جس صفحہ پر وہ نکل آئے اس کے اردو ترجمے سے اتنی سطر گنئے جتنے پر کہ ہندسہ نقش پندرہ پر انگلی رکھی تھی۔ پس آخری سطر پر جو کچھ لکھا ہوا ہے اس کو اپنے دلی سوال کا جواب جاننا چاہیئے۔

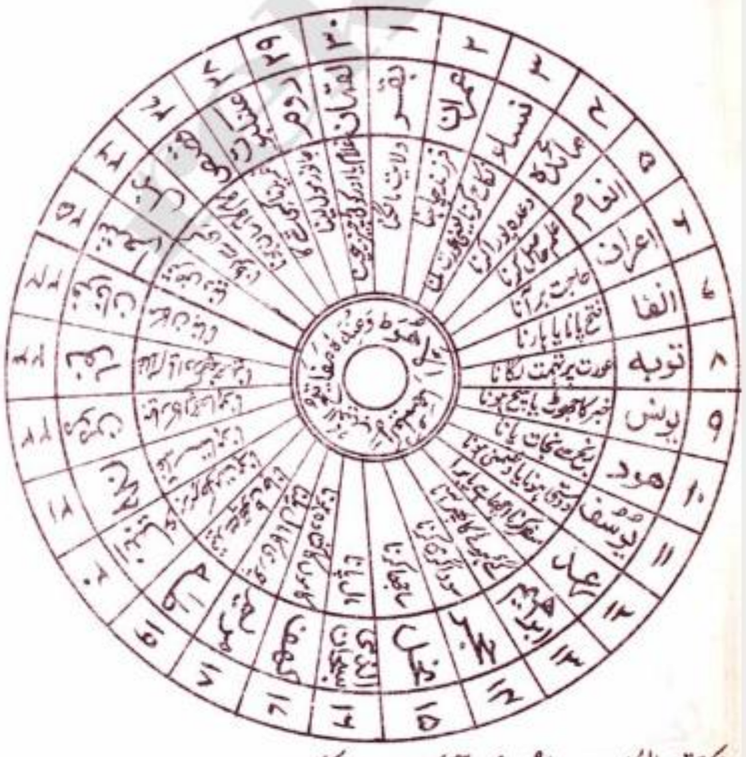
اس کے دیکھنے کے وقت جسم ناپاک نہ ہو اگر ہو تو نہا دھو کر ورنہ محض وضو کر کے پہلے ایک مرتبہ مع بسم اللہ کے سورۂ الحمد اور تین مرتبہ قل ہو اللہ مع بسم اللہ اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی مع بسم اللہ پڑھ کر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ لَكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ تُعْطِيْ مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ غَنِيٌّ مِنَ الْفَقْرِ وَالْعِلَّةِ وَاقْضِ دَيْنِيْ وَوَفِّقْنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَارْزُقْنِيْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر آنکھ بند کر کے نقش پندرہ کے ہندسوں پر انگلی رکھی جائے۔

نقش پندرہ یہ ہے

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۱۰	۹	۸	۷	۶
۵	۴	۳	۲	۱

پہلے اس نیچے والے دائرہ میں اپنا مطلب دیکھ لیا جائے بعد میں پندرہ کے نقش پر اُنگلی رکھی جائے



ایک مرتبہ سوال کا جو جواب ملے اُسے صحیح سمجھئے بار بار نہ دیکھئے۔

سورہ بقر (۱)	آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۱
وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ	ولایت اور بادشاہی پاوے۔
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ	اس بندہ کا بیچ دینا بہت خوب ہے
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ	اس جانور کا مول لینا اچھا ہے
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ	اس صنعت کا بنانا مبارک ہے
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ	اس کا انجام بہتر ہے۔
فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا	اس لڑائی میں صبر کرنا اچھا ہے
وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ	قرض کا لینا اور دینا فائدہ مند ہے
اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ	اس بیمار کو دعا اور صدقہ سے آرام ہو
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ	اس بندہ کا مول لینا اچھا ہے۔
فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ	یہ مکان بنانا اچھا نہیں ہے۔
ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا	غلّہ کی گرانی اور قحط سالی ہوگی۔
قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا	یہ ملازمت سزاوار اور مبارک ہوگی
لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ	یہ قیدی جلد چھوٹ جائے گا۔
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى	یہ گم ہوا جلد واپس آوے گا۔
فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ	اس کام کی جلد کشایش ہوگی

سورہ عمران (۲)	آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲
اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا	خداوند کریم تجھے بیٹا دے گا۔
وَمَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ	اس وقت میں بزرگی وسرداری ملے گی۔

سورہ بقر (۱)	آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۱
وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ	ولایت اور بادشاہی پاوے۔
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ	اس بندہ کا بیچ دینا بہت خوب ہے
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ	اس جانور کا مول لینا اچھا ہے
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ	اس صنعت کا بنانا مبارک ہے
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ	اس کا انجام بہتر ہے۔
فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا	اس لڑائی میں صبر کرنا اچھا ہے
وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ	قرض کا لینا اور دینا فائدہ مند ہے
اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ	اس بیمار کو دعا اور صدقہ سے آرام ہو
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ	اس بندہ کا مول لینا اچھا ہے۔
فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ	یہ مکان بنانا اچھا نہیں ہے۔
ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا	غلّہ کی گرانی اور قحط سالی ہو گی۔
قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا	یہ ملازمت سزاوار اور مبارک ہو گی
لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ	یہ قیدی جلد چھوٹ جائے گا۔
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى	یہ گم ہوا جلد واپس آوے گا۔
فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ	اس کام کی جلد کشائش ہو گی

سورہ عمران (۲)	آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲
اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا	خداوند کریم تجھے بیٹا دے گا۔
مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ	اس وقت میں بزرگی و سرداری ملے گی۔

فَاُوَارِیْ سَوْاٰتَ اَخِیْ	اِس بردے کو جلد بیچ ڈالو
وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ	اِس جانور کا مول لینا مبارک ہے
وَمَسَاکِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ	اِس گھر کے بنانے سے خوشی پیدا ہوگی
نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی	اِس کام کا انجام بہتر اور مبارک ہوگا
فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ	اِس دشمنی میں اور لڑائی پیدا ہوگی
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط	یہ قرضہ جلد واپس دیں گے۔
اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ	یہ مکان بنانا مبارک ہوگا
وَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ	یہ غلام فرماں بردار اور نیک ہوگا
اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ	یہ بیمار چند روز کے بعد اچھا ہوگا
اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ	بہت سی نعمت ملے اور نرخ سستا ہو
یَا اَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا	حکمران کی خدمت سے بہبودی ہوگی
وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْ اِذْ اَخْرَجَنِیْ	یہ قیدی جلد چھوٹے گا۔
اَلَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبَائِثَ	یہ کھویا ہوا جلد ملے گا۔

سُوْرَةُ النِّسَآء (۳)	آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۳
وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ	اس عورت کا کرنا مبارک ہوگا
قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ	بیٹا سعادتمند اور صالح آئے گا
وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا وَّاٰتٰکُمْ	حکمرانی ولایت اور زندگانی پاوے
وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ	اگر جلدی کریگا یہ مال سستا بکے گا

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ	اس جانور کا مول لینا اچھا ہے
وَمِنَ الثَّمَرَاتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ	اس پھل سے نیکی بہت دیکھے۔
اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّکَ ؛	آخر اس کام میں بہت بہتری ہے
وَاِنِّیْ عَلَیْہِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ؛	اس دشمنی سے خیر اور دوستی دیکھے
کَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْہَا صِرٌّ ؛	یہ قرض لینا اچھا نہیں ہے
لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ	یہ مکان بناؤ مبارک رہے گا
اَوْ نِسَآءِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ	یہ شخص مبارک اور فرمانبردار ہوگا
لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً	یہ بیمار اچھا ہوگا اور نیکی دیکھے گا
یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ	خوشی ہنسی اور ارزانی ہووے
لَنْ یَّضُرُّوْکُمْ اِلَّا اَذًی	بادشاہ وحکام کی خدمت سے رنج ہوگا
قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمَاتِ	یہ قیدی جلدی سے رہا ہو جائیگا

سورہ مائدہ (۴)	آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۴
یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا	یہ عہد وپیمان پورا کرے گا ؛
اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ	دوسری عورت مت کر کہ یہ جان نثار ہے
رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُھَا اُنْثٰی	تیرے بیٹا ہوگا نیک اور پارسا
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ	بزرگی اور سرداری پاوے
فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ	اس بردہ کو بیچ ڈالو ؛
سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا	اس بیل کا خرید لینا مبارک ہوگا

فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ ۝	یہ مال خوشی سے تجھ کو پہنچے گا ۔
فَکَانَ عَاقِبَتَھُمَا اَنَّھُمَا فِی النَّارِ	یہ کام کرنے سے آخر میں پشیمانی ہووے
بِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ	اس لڑائی میں دشمن برابر رہے گا ۔
وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ	یہ قرض لیوے تو جلدی ادا کر دیوے ۔
لَا یَزَالُ بُنْیَانُھُمُ الَّذِیْ	یہ عمارت بنانا اپنے او ہمسایہ کے لئے اچھا ہے
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا	اس شے کا مول لینا مبارک ہے
اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا	یہ بیمار دعا و صدقہ سے اچھا ہوگا
عَامٌ فِیْہِ یُغَاثُ النَّاسُ	اس سال نرخ غلّہ درمیانہ درجہ پر رہیگا
وَیُلْقُوْٓا اَیْدِیَھُمْ نَحْنُ وَھُمْ	اپنے عزیزوں سے نقصان پہنچے گا ۔

سورہ انعام (۵)	آیتوں کا حکم موافق ہے ۵
وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	اس علم و ہنر میں عقلمند ہوگا ۔
اَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ	دونوں وعدہ وفائی کریں گے ۔
فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ	یہ عورت نہ کر اور دوسری کرنی چاہئے
فَبَشَّرْنٰھَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ	اس عورت سے اللہ بیٹا دیگا اور بزرگ ہوگا
لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ	اس وقت میں لایت اور بادشاہی نہ ہو
وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا	اس شے کا بیچ ڈالنا بہت ہوگا ۔
وَالْاَنْعَامَ خَلَقَھَا لَکُمْ	اس جانور کو خرید کہ نیک اور مبارک ہو
وَالزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ	اس باغ سے بہت دل خوش ہوگا
اَتٰھَآ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَھَارًا	اس کام کا انجام بہت اچھا ہے

فبهت الذي كفر ط	یہ لڑائی خوب نہیں ہے۔
احسن كما احسن الله اليك	یہ قرض جلدی سے پھر ملے گا
فوجد فيها جدارا يريد	یہ مکان بنانا مبارک ہوگا
ولا تتبدلوا الخبيث	اس شے کا خریدنا اچھا ہے
ليس على الضعفاء ولا على المرضى	اس بیمار کو صدقہ دینا چاہیے
وفاكهة كثيرة لا مقطوعة	اس سال تمام چیزیں سستی ہوں

سورہ اعراف (۶)	آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۶
وواعدنا موسى اربعين ليلة	یہ مراد و حاجت جلد بر آئے گی
وعلمك ما لم تكن تعلم	علم بہت سیکھے اور نام پیدا کرے
يوفون بالنذر ويخافون	عہد و پیمان پورا کرے اور خلاف نہ ہو
فانكحوهن باذن اهلهن	اس عورت سے نکاح کر اندیشہ نہ کر
من ازواجكم بنين وحفدة	دلیل ہے فرزند اور مال کے ہونے کی
واتيناهم ملكا عظيما ؛	امیری اور بزرگی ہوگی۔
فامسكوهن بمعروف	اس شے کا بیچنا اچھا ہے۔
ما في بطون هذه الانعام	اس جانور کے مول لینے سے فائدہ ہوگا
في سدر مخضود وطلح منضود	اس تعمیر سے بہتری ہوگی۔ ؛
فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره	اس کام کا انجام بہتر ہے۔
وان تحسنوا وتتقوا ؛	اس لڑائی میں آخر کو صلح ہوگی ؛

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیْنِ	یہ قرض جلد بھر لے گا۔
فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ	یہ شے اچھی نہیں ہے اسکے لینے میں احتیاط چاہئے۔
مَا مَلَکْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِیْقِکُمْ	یہ بندہ نیک اور دوستدار ہے۔
اِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا	اس بیمار کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

سورۃ الفال (۷)	آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ کے
مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ	یہ لشکر دشمن پر فتح پاوے۔
اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ ؏	یہ دعا کرنی چاہیئے قبول ہوگی۔
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا	جو علم سیکھے اسی میں عقلمند ہو۔
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ	یہ عہد و پیمان میں پورا رہے گا۔
وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمْ	اس نکاح میں نیت قائم نہیں رہیگی
ءَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا	اس عورت کے بڑھاپے میں لڑکا ہوگا۔
قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا	ابھی ریاست اور حکومت نہیں ہوگی۔
فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ	یہ شخص جلد فروخت ہو جائے گا۔
وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً	اس جانور کا مول لینا مبارک ہے
بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ ا	یہ شے خریدی جائیگی تو سزاوار نہ ہوگی
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	مت ڈرو کہ عاقبت اس کام کی اچھی ہوگی
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰهِ	اس لڑائی میں صابر رہنا چاہیئے
وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ ؏	یہ لینا دینا اچھا ہوگا۔

وبنينا فوقكم سبعا شدادا الحر بالحر والعبد بالعبد	اس مکان کا بنانا اچھا ہے دیر تک رہیگا اس بندہ کا خریدنا مبارک ہے
سورۃ توبہ (۸)	**آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ع ۸**
وارتابت قلوبهم فهم	یہ تہمت اس پر لگانا بے جا ہے۔
يمددكم ربكم بخمسة آلاف	اس لڑائی میں دشمن کی فتح ہے
ان تدعوهم لا يسمعون	یہ حاجت بر نہ آوے گی۔
لهم قلوب لا يفقهون بها	علم ادب سیکھنے میں رنج اٹھاوے۔
وما وجدنا لاكثرهم من عهد	یہ عہد و پیمان پورا ہو گا
لباس لكم وانتم لباس لهن	اس عورت سے شادی کرنی چاہیئے
وبنين شهودا ومهدت له	فرزند اور مال نصیب ہوگا۔
قل اللهم مالك الملك	خدا تجھے عزت اور مرتبہ دے گا۔
اعملوا ما شئتم انه	یہ بندہ بامراد بکے گا۔
وذللناها لهم فمنها ركوبهم	یہ چارپایہ نہ خریدو کہ مر جائے گا۔
فيها انهار من ماء غير آسن	یہ شے خریدے گا برباد ہو گا
فقد استمسك بالعروة الوثقى	اس کام کا آخر اچھا ہو گا۔
فاصلح بينهم فلا اثم عليه	آخر کار اس لڑائی میں صلح ہو گی
اذا تداينتم بدين الى اجل مسمى	یہ قرض ادا نہیں کریگا قبالہ لکھنا چاہیئے
فخسفنا به وبداره الارض	یہ عمارت مت بنا خراب ہو جائے گی۔

سورہ یونس (۹)	آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۹
وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ	یہ خبر سچی ہے جھوٹی نہیں ہے۔
سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ	یہ تہمت اور بہتان اس پر جھوٹ ہے۔
وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ	اس کام میں بہتری ہو اور مدد پا دے۔
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ	سب مرادیں حاصل ہوں گی۔
وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ	علم و ہنر نصیب ہوگا۔
فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ	وعدہ وفا کرے گا اور عہد نہیں توڑے گا
وَيَسْتَغْفِرُهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْبُدُوْنَ	یہ عورت نہ کر اور دوسری کر۔
يَا بُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ ؞	تیرے لڑکا ہوگا اور پردیس جائے گا۔
لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	اس وقت میں روزگار نہیں ملے گا۔
وَلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا	اس کا بیج ڈالنا بہت اچھا ہے۔
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ	اس جانور کا خریدنا مبارک ہے۔
وَلَقَدْ اَتَوْا عَلٰى قَوْمِهٖ	یہ شے اصل نہیں رکھتی اسے نہ خرید۔
وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ	انجام اس کام کا بھلا ہے نہ برا۔
اِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً	ایک دوسرا لڑائی نہ کرے بہتر ہے۔
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ	یہ قرض دینا اور لینا اچھا ہے۔

سورہ ھود (۱۰)	آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۱۰
وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا	اس رنج و فکر سے جلد نجات ہوگی۔

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ	یہ خبر حقیقت میں سچّی ہے۔
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ	یہ تہمت سراسر جھوٹی ہے۔
اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ	اس لڑائی میں تجھے فتح ہوگی۔
وَلَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	یہ حاجت بخیریت برآوے گی۔
وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ	علم تھوڑا سیکھے وہ بھی رنج اٹھا کر۔
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ	یہ شخص بیوفائی و بدعہدی کرے گا۔
وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ	اس عورت سے نکاح کرنا اچھّا ہے۔
قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ	لڑکا نیک بخت پیدا ہوگا۔
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ	ریاست یا ملازمت ملے گی۔
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اس کے بیچنے میں فائدہ ہوگا۔
وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ	اس جانور کو نہیں خریدنا چاہیئے۔
كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ	اس شئے کو خرید اور بیچ دے فائدہ ہوگا۔
وَلَلْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ	اس کام کا آخر اچھا نہیں ہے۔
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ	اس لڑائی میں تو غالب رہے گا۔
سورہ یوسف (۱۱)	**آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۱۱**
قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا	اس عورت و مرد میں محبّت ہوگی۔
قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ	دعا مانگ تا غم سے نجات پاوے۔
قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ	یہ خبر جو سُنی ہے صحیح ہے۔

اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ	یہ تہمت و بہتان ناحق ہے۔
یُقَاتِلُوْکُمْ یُوَلُّوْکُمُ الْاَدْبَارَ	اس جنگ میں خوف مارے جانے و بھاگنے کا ہے۔
وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ	ابھی حاجت بر نہ آوے گی۔
وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ	یہ حکمت و علم دوسرا حاصل کریگا۔
لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ	یہ منافق ہے وعدہ پورا نہیں کرے گا۔
لَا ھُنَّ حِلٌّ لَّھُمْ وَلَا ھُمْ	اس عورت سے نکاح کرنا اچھا ہے۔
وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُھُمْ بِالْاُنْثٰی	اس حاملہ سے لڑکی پیدا ہوگی۔
وَمَا کَانَ لَہٗ عَلَیْھِمْ مِّنْ سُلْطَانٍ	ابھی سلطنت و ریاست نہ ہوگی۔
لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا	اس شے کا بیچ ڈالنا بہتر ہے۔
کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا	اس جانور کے خریدنے میں نفع ہوگا۔
وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا	اس شے کا خریدنا اچھا نہیں۔
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا	اس کام کا انجام نیک ہے۔
سورۃ رعد (۱۲)	**آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۱۲**
وَھُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ	یہ سفر کیا جاوے تو نعمت پاوے۔
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً	ان دونوں کی خوب دوستی ہوگی۔
وَلَوْ رَحِمْنَاھُمْ وَکَشَفْنَا	اس غم سے جلد نجات ہوگی۔
اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا ھُوَ	یہ خبر سچی ہے جھوٹی نہیں۔
فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا	یہ تہمت ناحق کی ہے۔

يَنْصُرُكُمْ عَلَيْهِمْ وَيْلٌ	اس لڑائی میں تیری فتح ہوگی۔
لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا	جو حاجت ہے بر آوے گی۔
وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ اَكِنَّةً	یہ علم سیکھنے میں کامل ہوگا۔
ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ	یہ شخص وعدہ خلافی نہیں کرے گا۔
اَزْوَاجًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ	یہ عورت کرنی چاہیئے مبارک ہوگی۔
وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ	خداوند کریم تجھ کو بیٹا عطا کرے گا۔
يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً	بزرگی اور سرداری تجھ کو ہوگی۔
وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ	اس نفعے کا بیچنا اچھا نہیں۔
اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ	اس سوداگری سے بہت فائدہ ہوگا۔
جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ	یہ نفع لی جائے مبارک اور نیک ہوگی۔

سورہ ابراھیم (۱۴)	آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۱۴
نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ	جو چلا گیا ہے زندہ سلامت آوے گا۔
اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا	یہ سفر دور کا ہوگا مگر جلد واپس آویگا۔
يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ	ان دونوں میں دوستی اچھی ہوگی۔
وَلَنْ تُفْلِحُوْا اِذًا اَبَدًا	ابھی سختی کے دن ہیں دعا کرنا چاہیئے۔
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ	یہ خبر جھوٹی ہے سچی نہیں۔
اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ	یہ تہمت سراسر جھوٹی ہے۔
اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ	اس لڑائی میں تو غالب رہے گا۔

اِنَّ فِی ھٰذَا الْبَلَاغًا	یہ مُراد تیری جلد بر آوے گی۔
قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ	اس کا ذہن تیز ہو جلد علم سیکھے۔
صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی	البتہ وفادار اور مہربان ہو گا۔
فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا	یہ عورت دوست اور مہربان ہو گی۔
قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ	یہ بیٹا نیک بخت اور پارسا ہو گا۔
وَجَعَلْنَا لَکُمْ عَلَیْھَا	خدا تجھ کو ریاست اور سرداری دیگا۔
یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ	یہ شئے ہاتھ آوے تو بیچ ڈالنا چاہیئے۔
وَعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ	یہ جانور بہت وفادار ہو گا۔

سورہ حجر (۱۴)

آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۱۴

وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ	اس سوداگری میں بہت فائدہ ہو گا۔
وَجَآءَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ یَسْتَبْشِرُوْنَ	یہ غائب بخوشی گھر آوے گا۔
فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ	اس سفر سے بامُراد پھر آوے گا۔
تَحْسَبُھُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُھُمْ	اس دوستی سے دُور رہنا چاہیئے۔
تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ	اس سختی سے جلد خوشی ہونی چاہیئے۔
وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ	یہ خبریں بعض سچی اور بعض جھوٹی ہیں۔
وَیَحْلِفُوْنَ عَلَی الْکَذِبِ	یہ تہمت حقیقت میں درست ہے۔
لَا تَنَاصَرُوْنَ بَلْ ھُمُ الْیَوْمَ	اس لڑائی میں سائل کی فتح ہے۔

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ	یہ حاجت واُمید جلد برآوے گی۔
وَطَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ	اس شخص کو علم نہ آوے گا۔
وَاِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ	وفاداری کرے کبھی خلاف نہ ہو۔
وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ	یہ عورت وفاداری کرے گی۔
وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَھُمُ الْبَاقِیْنَ	بہت سے بیٹا بیٹی ہونگے۔
وَھُوَالَّذِیْ جَعَلَنَا کُمْ	اگر نیک نیت ہے بادشاہی ہوگی۔
فَاصْبِرُوْا صَبْرًا جَمِیْلًا	اس کے بیچنے میں بہتری ہے۔
سورہ نخل (۱۵)	**آیتوں کا حکم مطابق ہندسہ ۱۵**
اَیْنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ	اس تبرکت میں بہت فائدہ ہوگا۔
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ	اس سوداگری میں سچائی برتیگا بیحد نفع ہوگا
تَوْصِیَۃً وَّلَآ اِلٰٓی اَھْلِھِمْ یَرْجِعُوْنَ	یہ غائب پھر جلد آوے گا۔
فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ	اس سفر میں بہت فائدہ ہوگا۔
فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ	ان دونوں میں دوستی ہونی چاہیئے۔
فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ	سائل غم سے جلد نجات پاوے گا۔
وَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	یہ خبر جو سُنی ہے سچ ہے۔
قَالُوْا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ	یہ تہمت و بہتان سچ ہے۔
اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ	آپس کی لڑائی سے درگزر کرو۔

فَتَنْقَلِبُوْا خَائِبِیْنَ	ابھی حاجت پوری نہیں ہوگی۔
لِیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ	اس شخص کو علم و حکمت سے فائدہ ہوگا۔
اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	یہ شخص عہد و پیمان پورا کرے گا۔
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ	یہ عورت پارسا اور بہت مبارک ہے۔
وَیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ	سائل کے اولاد اور مال ہاتھ آئیگا۔
وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ	نیت بخیر رکھ تا ملک ہاتھ آوے۔
سُوْرَہ سُبْحَانَ الَّذِیْ (۱۶)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۱۶**
ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ	سائل کو مال دولت بہت ملے گا۔
وَقَالَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا	اس شرکت میں بہت نفع ہوگا۔
وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ	اس سوداگری میں ایمانداری اچھی ہے
فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ	یہ گیا ہوا آیا ہی چاہتا ہے۔
قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ	اس سفر میں دیر تک رہنا ہوگا۔
بَیْنَكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	ان دونوں میں دلی دوستی ہے۔
یُضٰعَفُ لَهُ الْعَذَابُ	اس رنج و غم سے جلد نجات ہوگی۔
بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ	یہ خبر قابل اعتبار کے نہیں ہے۔
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ	یہ تہمت سچی ہے۔
یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ	اس جھگڑے سے باز آجاؤ۔

قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا	یہ حاجت تھوڑی بر آوے گی۔
اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	اس کو علم بیشک نصیب ہوگا۔
اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ	یہ وعدہ پورا کرے گا عہد شکنی نہ کریگا۔
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا	یہ نکاح بہت مبارک ہوگا۔
رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ	خدا تجھ کو بیٹا نیک اور پارسا دے گا۔

سُوْرَہ کہف (۱۸)	آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۱۸
اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا	کاموں کی کشائش نیکی سے ہوگی۔
قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ رِزْقًا	سائل کی روزی فراخ ہوگی۔
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ	اس شرکت میں نقصان ہے فائدہ نہیں
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ	اس تجارت میں بہت نفع ہوگا۔
اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ	یہ غائب جلد گھر کو آئے گا۔
اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً	یہ سفر کرنا مبارک ہے۔
قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ	ان میں دوستی دلی نہیں زبانی ہے۔
فَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ	سائل کو رنج و غم سے جلد نجات ہوگی۔
وَالْمُرْجِفُوْنَ فِى الْمَدِيْنَةِ	یہ خبر سراسر جھوٹی ہے۔
اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ	یہ شخص تہمت سے پاک ہے۔
[illegible]	[illegible]

يَقُولُونَ ءَاِنَّا لَمَرْدُودُونَ	یہ اُمید و حاجت پوری نہ ہوگی۔
فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ	یہ کُند ذہن ہے اسے علم مشکل سے آئیگا۔
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ	یہ وفاداری نہیں کریگا بلکہ عہد توڑیگا۔
اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	یہ عورت نیک ہے نکاح کرنا چاہیئے۔
سُوْرَہ مَرْيَمْ (۱۸)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۱۸**
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَا	یہ گُم ہوئی اور چوری گئی چیز جلد ملے گی۔
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ	اب تیرے دن بھلے آئے بہبودی ہوگی۔
يُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝	سائل کے مال بہت ہاتھ آئے گا۔
وَلَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ	اس کام میں شرکت کرنا اچھا ہے۔
وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ	اس تجارت میں خسارہ ہے۔
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرٰىهُ	پردیس گیا سلامت آئے گا۔
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا	اس وقت میں سفر کرے بہتر ہووے۔
وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ	ان دونوں میں دوستی جاتی ہے۔
اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا	صبر کرکے خدا سے دعا مانگو بہتری ہو
وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ	یہ خبر حقیقت میں سچی ہے۔
اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ	یہ تہمت اس پر جھوٹی ہے۔
وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا	اس لڑائی میں تجھ کو دشمن پر فتح ہے

لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ	ابھی حاجت بر نہیں آوے گی۔
وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	سائل کو علم و ہنر نصیب ہوگا۔
وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ	جو عہد کرے بجا لاوے خلاف نہ کرے۔
سُوْرَہ طٰہٰ (۱۹)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۱۹**
قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ	یہ قید سے جلد چھوٹے گا۔
فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ بِمَاۗءٍ	یہ گم ہوئی چیز ضرور ملے گی۔
يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ	بند کاموں کی کشائش ہوگی۔
مِنْ اَثَرِ الْقَوْمِ	سائل کے ہاتھ مال و دولت لگے گی
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ	اس شرکت میں نفع کی امید ہے۔
وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ	اس سوداگری میں بہت نفع ہوگا۔
اُولٰۗئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ	گیا ہوا دیر میں صحیح سلامت آئے گا۔
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا	یہ سفر کرو بہت نفع ہوگا۔
وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمَا	ان دونوں میں خوب دوستی ہوگی۔
وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ	دعا کرنی چاہیے یہ محبت دیر تک رہے۔
وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ	یہ سچی خبر ہے اس سے نیک گماں رہو۔
فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ	یہ تہمت درست کی گئی ہے۔
وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ	سائل کی فتح اور دشمن کی شکست۔

وعلمکم مالم تکونوا تعلمون	یہ امید حاجت دیر میں پوری ہوگی۔
مالهم به من علم	اس علم میں بڑا بزرگ ہوگا۔
سورۂ انبیاء (۲۰)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲۰**
انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین	حکام سے رنج دیکھے گا۔ بچے رہنا بہتر ہے۔
علیها الماء اهتزت وربت	یہ قیدی جلد رہا ہوگا۔
ان یریدا اصلاحا یوفق الله	یہ کھوئی ہوئی چیز ضرور ملے گی۔
فخلوا سبیلهم ان الله	کاموں کی کشایش اب ہوگی۔
یوم لا ینفع مال ولا بنون	ابھی سائل کا حال تنگی میں رہیگا۔
یومٌ عسیر علی الکافرین غیر یسیر	اس ساجھے میں ایمانداری چاہیے
فما ربحت تجارتهم	اس تجارت میں سچائی بوتے فائدہ رہے
یرزقون فرحین بما اتاهم	یہ گیا ہوا صحیح وسلامت ہے۔
فان حزب الله هم الغالبون	یہ سفر کرنا بہتر اور خوب ہوگا۔
یضاعفه له اضعافا کثیرا	ان دونوں میں دوستی دلی ہوگی۔
واذا لا یلبثون خلافک	یہ خبر حقیقت میں سچی ہے۔
اجرا حسنا ماکثین فیه ابدا	اس رنج وغم سے جلد نجات ہوگی۔
ها انتم هؤلاء تحبونهم	یہ تہمت سراسر جھوٹی ہے۔
الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن	دشمن پر فتح پاوے اور غنیمت ہاتھ آوے

نحق علیہا القول	یہ حاجت خوشی سے برآوے۔
سورۂ حج (۲۱)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ (۲۱)**
لکم فیہا منافع	نعمت فراخ اور نرخ سستا ہوگا۔
ونجیناہ من الغم	حکام کی خدمت سے نیکی دیکھے گا۔
ولبسنا علیہم ما یلبسون	یہ قیدی جلدی رہا ہوگا۔
ولو فتحنا علیہم بابا من السماء	یہ چیز کھوئی ہوئی بے تلاش ملے گی۔
یجعلہ مخرجا ویرزقہ من حیث	کشائش کام کی ہوگی مگر دیر میں۔
بل یداہ مبسوطتان	تونگری اور مال بہت ہاتھ آئے گا۔
فما تزیدوننی غیر تخسیر	اس حرکت میں بہت فائدہ ہوگا۔
لابثین فیہا احقابا	اس تجارت میں بہت نفع ملے گا۔
لو انفقت ما فی الارض جمیعا	یہ غائب حج کرکے گھر کو پھر واپس آئیگا
ومن یخرج من بیتہ مہاجرا	اس سفر میں کچھ دیر لگے گی۔
زدناہم العذاب فوق العذاب	ان دونوں میں دوستی ایک طرف سے ہے
ان ہذا لہو الحق الیقین	خدا کسی شخص کے وسیلے سے نجات دیگا۔
وجحدوا بہا واستیقنتہا	یہ خبر حقیقت میں جھوٹی ہے۔
سیہزم الجمع ویولون	اس شخص پر تہمت ناحق کی ہے۔
لن تنالوا البر حتی تنفقون	یکایک فتح ونصرت پیدا ہو۔

سورہ مومنون (۲۲)	آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲۲
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا	اس کو پیٹ کی بیماری ہے مسہل سے آرام ہوگا
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ	غلہ کا نرخ ارزاں ہوگا۔
اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً	بادشاہ کے کام سے فائدہ ہوگا۔
لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ	یہ قیدی قید سے جلد چھوٹے گا۔
فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا	یہ گم ہوئی چیز جلدی سے ملے گی۔
حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ	سب کام خاطر خواہ بر آدیں گے۔
وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ	مال اور دولت بے مشقت ملے گی۔
وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ	اس ساجھے میں بڑا فائدہ ہوگا۔
اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ	اس سوداگری میں خوب نفع ہوگا۔
وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا	یہ گیا ہوا مال بہت لے کر آوے گا۔
تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ	اس سفر میں بڑا فائدہ ہوگا۔
فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ	ان دونوں میں دوستی خوب ہوگی۔
وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ	ابھی سختی کے دن باقی ہیں دعا کرنی چاہیئے
مَا هٰذَآ اِلَّا مُفْتَرًى	یہ خبر سراسر جھوٹی ہے۔
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ	اس پر تہمت ناحق ہے۔
سورہ نور (۲۳)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲۳**
يَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ	یہ بندہ اچھا ہے خریدنا چاہیئے۔

یاکل مما تاکلون ویشرب	اس بیمار کو پرہیز کروانا چاہیئے۔
ضیقا حرجا کانما یصعد	تنگی اور گرانی غلّہ کی ہوگی۔
ساوریکم دار الفاسقین	اس کام میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔
خالدین فیہا مادامت السمٰوٰت	یہ قیدی ابھی نہیں چھوٹے گا۔
بضاعتنا ردت الینا	یہ کھوئی چیز سب کی سب ملے گی
ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ	سب کام حسبِ دلخواہ تیرے ہونگے۔
ونقص من الاموال۔	اس وقت میں نقصان مال کا ہوگا
واعبدوا ولا تشرکوا۔	اس میں ساجھا کرنا اچھّا ہے۔
ہل ادلک علی تجارۃ۔۔	اس تجارت میں بہت سا نفع ہوگا۔
فما استطاعوا افضلّو۔	یہ گیا ہوا اس وقت نہیں آوے گا
فقل لن تخرجوا معی ابدا۔	یہ سفر کرنا عین مصلحت ہے۔
سیجعل لہم الرحمٰن ودا	ان دونوں میں دوستی خوب ہوگی۔
ولو تریٰ اذ فزعوا	اب بُرے دن گئے خوشی ہوگی۔
ولٰكن تصدیق الذی بین یدیہ	یہ خبر بے شک سچّی ہے۔
سورہ فرقان (۲۴)	**آیتوں کا حکم موافق سنہ ۲۴**
من تحتہا الانہار ویجعل لکم	یہ تعمیر کرنا بہت اچھا ہے۔
وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ	اس بُردہ کا مول لینا خوب ہے۔
واذا مرضت فہو یشفین	اس بیمار کو خدا شفا دے گا۔

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ	اس سال میں بہت نعمت ملے گی۔
وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا	خدمت بادشاہی سے عیش ہوگا۔
سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا	یہ قیدی جلدی چھوٹے گا۔
وَحِیْلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ	یہ چیز جو گم ہوئی ہے پوری ملے گی۔
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا	بند ہوئے کام جلدی سے کھلیں گے۔
وَجَعَلْتُ لَہٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا	بیٹا ہوگا دولت اور مال بہت آئیگا۔
یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ	اس ساجھے سے کنارہ کشی اچھی ہے۔
فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ	اس سوداگری میں ٹوٹا ہے۔
رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا	یہ غائب بامراد گھر کو آئے گا۔
اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	اس سفر میں مال ہاتھ آئے گا۔
اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ	یہ دوستی آخر کو دشمنی سے بدل جائے گی
وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ	اب دن بدبختی کے گئے بھلے دن آئے۔
سورہ شعرا (۲۵)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲۵**
وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ	یہ قرض دینا اچھا نہیں ہے۔
رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ	یہ عمارت خوب بلند اور خوشنما ہوگی۔
الْاَعْلٰی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ	اس لونڈی کا خریدنا اچھا ہے۔
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ	اس بیمار کے لئے دعا و تعویذ کرنا چاہیئے
اُولٰٓئِکَ لَھُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ	روزی کشادہ اور غلہ ارزاں ہوگا۔

يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ	ملازمت کے کاروبار سے فائدہ ہوگا۔
مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا	یہ قیدی دیر میں چھوٹے گا لیکن باہر آئیگا۔
مَنْ يُّرِدْ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ	یہ گم ہوا جلد آئے گا۔
وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ	کاموں کی کشائش خاطر خواہ ہوگی۔
رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ	خدا مال ودولت تجھ کو بہت دیگا۔
عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا	اس شرکت میں دونوں کا بھلا ہے۔
وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ	اس تجارت میں بڑا نفع ملے گا۔
وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ	یہ غائب بامراد گھر کو آئے گا۔
يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ	اس سفر میں بہت فائدہ دیکھے گا۔
وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا	ان دونوں میں دوستی دل سے ہے۔

سُوْرَۂ نمل (۲۶)	آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲۶
نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ	اس لڑائی میں تو زبردست رہیگا۔
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً	قرض کا دین لین اچھا نہیں ہے۔
اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ	یہ مکان بنانا بہت اچھا ہے۔
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ	اب کے سال نعمت بہت آئے۔
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا	یہ بیمار صدقہ سے اچھا ہوگا۔
ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ	اب کے سال بہت فراخی اور ناج سستا ہوگا۔
فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا	ملازمت کے کاروبار سے محبت زیادہ ہوگی۔

وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي	یہ قیدی جلد چھوٹے گا۔
كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ	یہ چیز گم ہوئی بیشک ضرور ملے گی۔
قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا	اس سختی کے کام میں صبر بہتر ہے۔
وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ	مال و دولت بہت آئے گا
وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا	اس حرکت سے مت ڈر کہ بہت اچھی ہے
لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ	اس تجارت میں خسارہ ہوگا۔
إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ	چلے جانے والا جلد اپنے گھر واپس آئیگا۔
يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ	اس سفر سے بخیریت واپس آئے گا۔
سورہ قصص (۲۷)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲۷**
فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	اس کام کا انجام اچھا نہیں ہے۔
وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا	یہ جھگڑا اچھا نہیں اتفاق بہتر ہے۔
مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا	یہ قرض لینا دینا خوب ہے۔
وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ	اس عمارت کا بنانا مبارک ہے۔
وَحُورٌ عِينٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ	اس شے کا خریدنا بہت بہتر ہے۔
فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ	اس بیمار پر سے صدقہ دینا چاہیئے۔
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ	نعمت زیادہ اور نرخ غلہ سستا ہوگا۔
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ	ملازمت کے کاروبار سے فائدہ ہوگا
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ	یہ قیدی بہت دنوں میں چھوٹے گا۔

كَلَّا لَا وَزَرَ اِلَّآ اَبٰى	یہ چیز کھوئی ہوئی جلد ملے گی۔
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ	اب دِن اچھے آئے بہبودی ہوگی۔
اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ	سائل کے ہاتھ بہت مال آئے گا۔
اَشْدُدْ بِهٖ اَزْرِيْ وَاَشْرِكْهُ	اس شرکت میں بشرطِ ایمانداری نفع ہوگا
يَرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ	اس سوداگری میں بہت فائدہ ہوگا۔
وَمَا يَلْبَسُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا	یہ گیا جلد واپس آوے گا۔
سورہ عنکبوت (۲۸)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲۸**
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا	اسکو بنائے وہ پانی جاری میں بہ جائے
وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	اس کام کا انجام نیک ہووے۔
اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا	اس لڑائی میں باہم صلح ہوجاوے۔
فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ	یہ قرض بلاتحریر نہ دیا جاوے۔
كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا	یہ ساتھی ضعیف اور کمزور رہے گا۔
يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ	یہ شخص شائستہ اور خدمتگذار رہیگا۔
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ	یہ بیمار پرہیز نہ کرے زیادہ بیمار رہے۔
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ	یہ دلیل تنگی اور گرانی نرخ کی ہے
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ	اس کام میں سلطان سے نیکی دیکھے
لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى	یہ قیدی جلدی سے چھوٹ جائے۔
لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	یہ گم ہوا جلد مل جلئے۔

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ	یہ کام صبر کرنے سے جلد ہو جائے۔
فَسَوْفَ یُغْنِیْھِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ	مال و دولت بہت ہاتھ آئے۔
بِمَا تَعْمَلُوْنَ اَیْدِیْکُمْ بِاَنْعَامٍ	اس ساجھے میں بہت فائدہ دیکھے۔
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا	اس سوداگری میں بہت نفع ہو۔
سورہ روم (۲۹)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسہ ۲۹**
ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	یہ جانور خرید کہ اچھا ہے۔
وَبَدَّلْنَاھُمْ بِجَنَّتَیْھِمْ	اس صنعت کو بیچ دے فائدہ ہو گا۔
وَکَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِھَا خُسْرًا	اس کام کا انجام بہت برا ہے۔
یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ	اس دشمنی میں تجھ کو دوستوں سے مدد ہو گی
اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا	یہ قرض بلا دقت کے ملے گا۔
اَمَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ	یہ عمارت بنانا بہت اچھا ہے۔
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ	یہ نہ خرید اور دوسری طلب کر۔
وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا	یہ بیمار خطرہ میں ہے صدقہ دینا چاہیے۔
وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاھِرَةً	روزی کشادہ اور نرخ سستا ہو۔
اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ	سلطانی کام سے فائدہ ہووے۔
اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ	یہ قیدی جلدی سے چھوٹے۔
لَا تَحْزَنُوْا وَلَا تَخَافُوْا	فکر نہ کر گم ہوئی شے جلد ملے گی۔
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ	اب تیری بہبودی ہوا ہی چاہتی ہے۔

وَوَجَدَكَ عَائِلاً فَاَغْنیٰ	خدا تجھ کو دولتمند کرنے والا ہے۔
وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا	اس شرکت میں نفع بہت ہوگا۔
سُورہ لقمان (۳۰)	**آیتوں کا حکم موافق ہندسے ۳۰**
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي	اس شخص کا بیچنا اچھا ہے۔
وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا	یہ چارپایہ نہ خریدنا بہت رہے۔
جَنّٰتُ عَدْنِ نِ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمٰنُ	اس شے کو خریدے خوش وخرم رہے۔
وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ	اس کام کا انجام بہت اچھا ہے۔
فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ	اس جھگڑے میں آخر صلح ہوگی۔
مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ	یہ قرض مشکل سے ادا کرے گا۔
صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ	یہ تعمیر مضبوط اور پائیدار رہیگی۔
عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ	اس شے کا مول لینا اچھا ہے۔
وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ	یہ بیمار دعا اور صدقہ سے اچھا ہوگا۔
كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ	کل شے سستی فروخت ہوگی۔
خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ	کاربار سلطانی سے نقصان ہوگا۔
فَاَلْقُوا عَلٰى وَجْهِ اَبِي	یہ قید سے جلد چھوٹے گا۔
جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ	گیا ہوا جلد لوٹ آوے۔
يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا	دین و دنیا کے کاموں میں کشائش ہو۔
اَيَحْسَبُونَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ	سائل کے مال و دولت ہاتھ آوے۔

تمت

مطبوعات طبّی اکاڈیمی

کیمیائے عشرت : حکیم حاجی قاضی سید محمد کرم حسین

جنسیات کی قدیم معلومات پر اُردو کی ایک بہترین کتاب ہے۔ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہوگا۔ قیمت پانچ روپے

تاریخ علم تشریح : حکیم سید ظل الرحمٰن بی یو ایم ایس (علیگ)

تاریخ طب و تشریح کے موضوع پر اس کتاب میں ہزاروں برس میں پھیلی ہوئی طبّی ترقیات و تشریحی ارتقاء کو تاریخی تسلسل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور نہایت محنت و عرقریزی سے زمانۂ حال کے علمی اُصول تحقیق کے مطابق ہر بیان کے ثبوت میں ماخذ کا حوالہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

قیمت دس روپے

علم الامراض : حکیم سید ظل الرحمٰن بی۔یو۔ایم۔ایس (علیگ)

علم الامراض طبّی نصاب کا ایک لازمی مضمون ہے۔ جس میں امراض، اسباب اور علامات پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں قانون ابن سینا کے اس حصّہ کو یکجا کردیا گیا ہے۔ زبان سلیس سادہ اور عام فہم ہے۔ قیمت پانچ روپے

دورِ جدید اور طب : حکیم سید ظل الرحمٰن بی۔یو۔ایم۔ایس (علیگ)

نئے دور اور نئے تقاضوں کے تحت طبِ یونانی کو جو مسائل درپیش ہیں۔ اس کتاب میں ان کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے عنوانات میں طبّی ریسرچ، تشخیصی ذرائع، یونانی اور ایلوپیتھی کا بنیادی فرق، جراثیم اور یونانی نظام علاج، نظریۂ طبیعت، نظریہ ارکان، نظریۂ مزاج، نظریۂ اخلاط جیسے اہم مضامین ہیں۔

قیمت:۔ تین روپے پچاس پیسے

ملنے کا پتہ

مینیجر دواخانہ شفاء الامراض جہانگیر آباد۔ بھوپال